سُورَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَعَشْرُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ
السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ (١)
يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ
عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ
حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم
بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (٢)
وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ
عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ (٣)
كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ
يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ (٤)
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ
الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ
مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ
مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ
فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ
وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ
إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ
عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً
فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَ
رَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ (٥)
ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي
الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٦)
وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا
وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ (٧)

سورۂ حج مدنی ہے اور اس میں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک
حادثۂ عظیم ہے (١)
(اے مخاطب) جس دن تو اسکو دیکھے گا (اُس دن یہ حال ہوگا کہ) تمام دودھ پلانے
والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائینگی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑینگے
اور لوگ تجھکو متوالے نظر آئینگے مگر وہ متوالے نہیں ہونگے بلکہ (عذاب
دیکھکر) مدہوش ہو رہے ہونگے بیشک خدا کا عذاب بڑا سخت ہے (٢)
اور بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا (کی شان) میں علم (و دانش) کے
بغیر جھگڑتے اور ہر شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں (٣)
جس کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو اُسے دوست رکھے گا تو
وہ اسکو گمراہ کر دیگا اور دوزخ کے عذاب کا رستہ دکھائیگا (٤)
لوگو اگر تم کو (مرنے کے بعد) جی اٹھنے میں کچھ شک ہو تو
ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا تھا (یعنی ابتدا میں)
مٹی سے پھر اس سے نطفہ بنا کر پھر اس سے خون کا لوتھڑا بنا کر پھر اس سے
بوٹی بنا کر جسکی بناوٹ کامل بھی ہوتی ہے اور ناقص بھی تاکہ تم پر (اپنی خالقیت)
ظاہر کر دیں اور ہم جسکو چاہتے ہیں ایک میعاد مقرر تک پیٹ میں ٹھہرائے
رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو
اور بعض (قبل از پیری) مر جاتے ہیں اور بعض شیخ فانی ہو جاتے
اور بڑھاپے کی نہایت خراب عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ
بہت کچھ جاننے کے بعد بالکل بے علم ہو جاتے ہیں اور (اے دیکھنے والے)
تو دیکھتا ہے (کہ ایک وقت میں) زمین خشک (پڑی) ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر مینہ
برساتے ہیں تو وہ شاداب ہو جاتی اور ابھرنے لگتی ہے اور طرح طرح کی بارونق چیزیں اُگاتی ہے (٥)
ان قدرتوں سے ظاہر ہے کہ خدا ہی (قادر مطلق) ہے جو برحق ہے اور یہ کہ
وہ مُردوں کو زندہ کر دیتا ہے اور یہ کہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (٦)
اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ خدا
سب لوگوں کو جو قبروں میں ہیں جلا اُٹھائے گا (٧)

—o—

THE PILGRIMAGE

Revealed at Al-Madinah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. O mankind! Fear your Lord. Lo! the earthquake of the Hour (of Doom) is a tremendous thing.

2. On the day when ye behold it, every nursing mother will forget her nursling and every pregnant one will be delivered of her burden, and thou (Muhammad) wilt see mankind as drunken, yet they will not be drunken, but the Doom of Allah will be strong (upon them)

3. Among mankind is he who disputeth concerning Allah without knowledge, and followeth each froward devil;

4. For him it is decreed that whoso taketh him for friend, he verily will mislead him and will guide him to the punishment of the Flame.

5. O mankind! If ye are in doubt concerning the Resurrection, then lo! We have created you from dust, then from a drop of seed, then from a clot, then from a little lump of flesh shapely and shapeless, that We may make (it) clear for you. And We cause what We will to remain in the wombs for an appointed time, and afterward We bring you forth as infants, then (give you growth) that ye attain your full strength. And among you there is he who dieth (young), and among you there is he who is brought back to the most abject time of life, so that, after knowledge, he knoweth naught. And thou (Muhammad) seest the earth barren, but when We send down water thereon, it doth thrill and swell and put forth every lovely kind[1] (of growth).

6. That is because Allah, He is the Truth. Lo! He quickeneth the dead, and lo! He is Able to do all things;

7. And because the Hour will come, there is no doubt thereof; and because Allah will raise those who are in the graves.

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ
عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿٨﴾
ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُ
فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٩﴾
ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿١٠﴾ ع

اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو خدا کی شان میں بغیر
علم و دانش کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے جھگڑتا ہے ﴿۸﴾
اور تکبر سے گردن موڑ لیتا ہے تاکہ لوگوں کو خدا کے رستے سے
گمراہ کر دے۔ اس کیلئے دنیا میں ذلت ہے اور قیامت کے دن
ہم اسے عذاب آتش سوزاں کا مزا چکھائیں گے ﴿۹﴾
اے سرکش یہ اس کفر کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے
بھیجا ہے اور خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ﴿۱۰﴾

8. And among mankind is he who disputeth concerning Allah without knowledge or guidance or a Scripture giving light:

9. Turning away in pride to beguile (men) from the way of Allah. For him in this world is ignominy, and on the Day of Resurrection We make him taste the doom of burning.

10. (And unto him it will be said): This is for that which thy two hands have sent before, and because Allah is no oppressor of His slaves.

سورۃ الحج

سورۂ حج کی کچھ آیات مکی ہیں اور کچھ مدنی۔ یہ اس کے عجائبات میں سے ہے کہ بعض آیات کا نزول شب کو ہوا بعض کا دن کو۔ بعض سفر میں نازل ہوئیں تو کچھ حضر میں۔ کئی آیات حالتِ جنگ میں نازل ہوئیں تو کئی حالتِ امن میں۔ بعض آیات ناسخ ہیں تو دوسری کئی منسوخ۔ بعض آیات متشابہات میں سے ہیں تو بعض محکم۔ غرض یہ سورۂ مبارکہ مفسرینِ کرام کے مطابق تمام اصنافِ تنزیل پر مشتمل ہے۔

کفار کی ہٹ دھرمی اور اس کے نتیجے میں آخرت کی رسوائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت اللعلمین ہونا مگر کفار کی محرومی اور قیامت سے انکار کی بات چل رہی تھی۔ گذشتہ سورہ کے اختتام پر تو فرمایا گیا کہ یہ اللہ کا فیصلہ ہے لہٰذا ضرور ایسا ہوگا اور اس سورہ کے شروع میں قیامت کی ہولناک کیفیت اور اس کے وقوع کے امکان پر عقلی دلائل بھی ارشاد ہوئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ لوگو اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی نافرمانی اختیار نہ کرو کہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی مصیبت اور انتہائی ہیبت ناک ہوگا۔ حتیٰ کہ دودھ پلانے والی مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی۔ ممتا کی محبت تو ویسے ہی بہت طاقتور جذبہ ہے پھر جب بچہ شیرخوار ہو تو وہ جذبہ اپنی پوری شدت پر ہوتا ہے مگر قیامت جب واقع ہوگی تو اس قدر دردناک زلزلہ اور ہیبت ناک گڑگڑاہٹ ہوگی کہ زمین تو زمین آسمان پھٹ پڑیں گے۔ پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح اڑیں گے اور مائیں بچوں کو بھول جائیں گی بلکہ حاملہ جو ہوں گی ان کے حمل گر جائیں گے اور لوگ یوں پاگل ہو جائیں گے جیسے سب نے نشہ پی رکھا ہو کہ یہاں وہاں گرتے پڑتے ہیں۔ بھلا

نشہ کہاں، اللہ کے عذاب کی شدّت سے حواس گم کر دیے ہوں گے اور گذشتہ رکوع میں گزر چکا کہ اللہ کے بندے اس سے محفوظ و مامون رہیں گے لہٰذا ابھی سے اللہ کی اطاعت اختیار کرو ورنہ دوسرا کوئی راستہ نہیں۔

لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا تو کرتے ہیں مگر بغیر کسی علمی دلیل کے محض شیطان کی پیروی کرتے ہیں کہ شیطان کے ساتھ جس کی دوستی ہو گی وہ اسی کو گمراہ کر دے گا یہی اس کا مقدر ہے اور وہ تو اپنے ماننے والوں کو جہنّم کے شدید عذاب تک پہنچاتا ہے۔

شیطان کی دوستی

دوستی سے مراد تو بہتری اور بھلائی ہوتی ہے مگر یہ مقصد نیکوں کی دوستی سے ہی نصیب ہو سکتا ہے کہ جیسے لوگوں سے دوستی کی جائے گی انہی کی خصوصیات میں سے حصّہ ملے گا۔ جیسے شیطان خود جہنم کا راہی ہے تو اس کی دوستی دوسرے کو بھی اسی راہ پر ڈال دے گی۔ ایسے ہی انسانوں میں سے بھی دوستوں کا انتخاب کرنا چاہیے اور ہمیشہ نیک لوگوں سے دوستی کرنا چاہیے۔

موت کے بعد حیات

رہا کفار کا یہ اعتراض کہ مرنے کے بعد ہڈیاں گوشت گل سڑ کر خاک ہو جائیں گے، ذرے بکھر جائیں گے، کوئی جل گیا، کسی کو درندے کھا گئے تو یہ عقیدہ کہ یہ سب لوگ دوبارہ زندہ ہوں گے اور ان سے حساب لیا جائے گا عقلاً محال ہے تو اے اولادِ آدم سب اچھی طرح سے سُن لو کہ تمہیں قدرتِ کاملہ کس طرح سے پیدا فرماتی ہے کہ ہم نے تمہیں مٹی سے بنایا۔ لیکن براہ راست نہیں ایک بہت لمبا اور نہایت باریک پروگرام اور طریق کار ہے جو قدرتی انداز سے رواں دواں ہے کہ مٹی سے کہیں گھاس اُگی کہیں غلّہ کسی جگہ پھل بنے کہیں گنا۔ جانور اور پرندے بنے۔ گوشت اور دودھ بنا۔ جڑی بوٹیاں اور ادویات بنیں اور یوں یہ سب انسان کی غذا اور دوا بن کر اس کے اندر پہنچے مگر ان میں جو ذرّات ایک نئے وجود کی تخلیق کے لیے تھے۔ ان کو نطفے کا روپ دے کر اس کے صُلب میں محفوظ کر دیا پھر وہ نطفہ باپ کے صلب سے رحمِ مادر میں پہنچا جہاں وہ ایک جمے ہوئے خون کی شکل میں تبدیل ہوا۔ پھر گوشت کا لوتھڑا بنا بغیر کسی شکل و صورت کے پھر اس پر صورت بنی۔ ذرا غور کیجیے یہ کس قدر نازک مراحل کس خوبی سے طے پا رہے ہیں۔ سب کچھ تم اپنے اردگرد دیکھ رہے ہو پھر اللہ قادر ہے کہ کسی کو رحم میں رکھے یا ساقط کر دے اسے شقی بنائے یا سعید۔ لمبی عمر دے یا چھوٹی۔ گورا بنائے یا کالا عقلمند بنائے یا بےعقل جو چاہے کرے۔ پھر اُسے ایک ننھے سے بچّے کی صورت میں دنیا میں لایا اور بتدریج اسے کمال کو پہنچایا۔ کمزور تھا طاقتور ہوا۔ چھوٹا تھا بڑا ہو گیا کچھ نہیں جانتا تھا فاضل ہو گیا۔ پھر جیسے

چاہا اسے اسی حالتِ کمال میں موت دے دی اور بعض کو بڑھاپے کی اس حد تک پہنچایا کہ وہ کسی کام کے نہ رہے جو پڑھا تھا بھولنے لگا۔ طاقت کمزوری سے بدل گئی اور سب کچھ بننے اور کمال حاصل کرنے کے بعد پھر وہ کچھ نہ رہا۔ یہ سب کرشمے انسان کے رُوبرو ہیں۔ ذرا زمین ہی کو دیکھو کیسے ویران پڑی ہوتی ہے گرد اُڑتی ہے کہ قدرت اس پر بارش برسا دیتی ہے تو پھر سے تازہ دم ہو کر کام میں لگ جاتی ہے۔ جگہ جگہ سے اس کا سینہ کھلتا ہے اور سبزیاں پھل پھول اور فصلوں کے خزانے اُگلنے لگتی ہے یہ سب اللہ ہی کی قدرت سے ہوتا ہے اور اللہ ہی کی ہستی کامل ہے وہی حق ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرتا اور جو چاہے کر سکتا ہے جس نے مٹی کو نطفہ اور نطفے کو انسان بنایا وہ انسان کو موت کے بعد دوبارہ بنانے پر اتنی ہی قدرت رکھتا ہے۔

یہ بات قطعی یقینی ہے کہ قیامت قائم ہوگی اور ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا۔ اس بارے میں کوئی شبہ کرنے کی گنجائش بھی نہیں ایسے ہی یہ بھی قطعی یقینی بات ہے کہ اللہ اپنی قدرتِ کاملہ سے قبروں میں پڑنے والوں یعنی موت کی وادی میں اترنے والوں کو زندہ کرے گا۔

جو لوگ اللہ کی قدرت میں جھگڑا کرتے ہیں کہ قیامت اور حشر نشر یا ثواب و عذاب کا انکار، اس کی قدرت کا انکار ہی تو ہے ان کے پاس نہ تو کوئی علمی سرمایہ ہے نہ اس بات پر کوئی دلیل کہ قیامت نہ ہوگی اور نہ ہی کسی دلیل نقلی یا واضح کتاب سے بات کرتے ہیں بس محض بگڑ کر اور تکبّر میں گرفتار ہو کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ بھی دُنیا کی رسوائی ہے جو انہیں جلدی یا بدیر بہرحال نصیب ہوتی ہے اور قیامت کے روز تو ہم انہیں جلتی آگ کا مزہ چکھائیں گے اور انھیں کہا جائے گا کہ یہ تیرے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے یعنی تیرے کردار کا نتیجہ ہے کہ برزخ اور آخرت کی سزا اعمال ہی کی جنس سے ہوتی ہے جیسا کردار ہو گا ویسا نتیجہ سامنے آئے گا ورنہ اللہ کریم تو کسی بھی بندے سے زیادتی کرنے والے نہیں۔ سب کے ساتھ عین انصاف ہو گا۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑪

اور لوگوں میں بعض ایسا بھی ہے جو کنارے پر (کھڑا ہو کر) خدا کی عبادت کرتا ہے۔ اگر اس کو کوئی (دنیاوی) فائدہ پہنچے تو اسکے سبب مطمئن ہو جائے اور اگر کوئی آفت پڑے تو منہ کے بل لوٹ جائے (یعنی پھر کافر ہو جائے) اُس نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی یہی تو نقصان صریح ہے (11)

11. And among mankind is he who worshippeth Allah upon a narrow marge so that if good befalleth him he is content therewith, but if a trial befalleth him, he falleth away utterly. He loseth both the world and the Hereafter. That is the sheer loss.

12. He calleth, beside Allah, unto that which hurteth him not nor benefiteth him. That is the far error.

13. He calleth unto him whose harm is nearer than his benefit; verily an evil patron and verily an evil friend!

14. Lo! Allah causeth those who believe and do good works to enter the Gardens underneath which rivers flow. Lo! Allah doth what He intendeth.

15. Whoso is wont to think (through envy) that Allah will not give him (Muhammad) victory in the world and the Hereafter (and is enraged at the thought of his victory), let him stretch a rope up to the roof (of his dwelling), and let him hang himself. Then let him see whether his strategy dispelleth that whereat he rageth!

16. Thus We reveal it as plain revelations, and verily Allah guideth whom He will.

17. Lo! those who believe (this Revelation), and those who are Jews, and the Sabaeans and the Christians and the Magians and the idolaters—Lo! Allah will decide between them on the Day of Resurrection. Lo! Allah is Witness over all things.

18. Hast thou not seen that unto Allah payeth adoration whosoever is in the heavens and whosoever is in the earth, and the sun, and the moon, and the stars, and the hills, and the trees, and the beasts, and many of mankind, while there are many unto whom the doom is justly due. He whom Allah scorneth, there is none to give him honour. Lo! Allah doth what He will.

19. These twain (the believers and the disbelievers) are two opponents who contend concerning their Lord. But as for those who disbelieve, garments of fire will be cut out for them; boiling fluid will be poured down on their heads,

20. Whereby that which is in their bellies, and their skins too, will be melted;

یہ خدا کے سوا ایسی چیز کو پکارتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچائے
اور نہ فائدہ دے سکے یہی تو پرلے درجے کی گمراہی ہے (۱۲)
(بلکہ) ایسے شخص کو پکارتا ہے جس کا نقصان فائدہ سے زیادہ
قریب ہے ایسا دوست بھی بُرا اور ایسا ہم صحبت بھی بُرا (۱۳)
جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے خدا ان کو بہشتوں
میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں چل رہی ہیں۔ کچھ
شک نہیں کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے (۱۴)
جو شخص یہ گمان کرتا ہو کہ خدا اس کو دنیا اور آخرت میں
مدد نہیں دیگا تو اس کو چاہیے کہ اُوپر کی طرف (یعنی اپنے گھر
کی چھت میں) ایک رسی باندھے پھر (اس سے اپنا) گلا گھونٹ لے
پھر دیکھے کہ آیا یہ تدبیر اسکے غصے کو دُور کر دیتی ہے (۱۵)
اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو اتارا ہے (جس کی تمام) باتیں کھلی
ہوئی (ہیں) اور یہ (یاد رکھو) کہ خدا جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے (۱۶)
جو لوگ مومن (یعنی مسلمان) ہیں اور جو یہودی ہیں اور
ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوسی اور مشرک خدا ان
(سب) میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا بیشک
خدا ہر چیز سے باخبر ہے (۱۷)
کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو (مخلوق) آسمانوں میں ہے
اور جو زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے
اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے اور بہت
سے انسان خدا کو سجدہ کرتے ہیں۔
اور بہت سے ایسے ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہے۔ اور
جس شخص کو خدا ذلیل کرے اسکو کوئی عزت دینے والا نہیں
بےشک خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے (۱۸)
یہ دو (فریق) ایک دوسرے کے دشمن اپنے پروردگار (کے بارے)
میں جھگڑتے ہیں۔ تو جو کافر ہیں ان کیلئے آگ کے کپڑے قطع
کئے جائینگے (اور) انکے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا (۱۹)
اس سے انکے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائینگی (۲۰)

يَدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا
لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾
يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ
لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾
مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ
اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ
يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ
اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَ
الصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَ
الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ
وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ
وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ
يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۱۸﴾ السجدة
هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ؗ
فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ
نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾
يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾

اور اُن کے مارنے ٹھوکنے کیلئے لوہے کے ہتھوڑے ہونگے ﴿٢١﴾

21. And for them are hooked rods of iron.

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ

اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٢٢﴾ ع ١٢

جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج و تکلیف کی وجہ سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائینگے اور کہا جائیگا کہ جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو ﴿٢٢﴾

22. Whenever, in their anguish, they would go forth from thence they are driven back therein and (it is said unto them): Taste the doom of burning.

اسرار و معارف

دین یا مذہب وہ راستہ اور طریقہ ہے جسے اختیار کر کے بندہ اپنے مالک کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرتا ہے ۔ یہ اسلام ہے مگر کفر نے الگ سوچ دی ہے ہر کافرانہ رسم کے ساتھ کوئی دنیا کا فائدہ جوڑ دیا گیا ہے یا کسی دنیاوی نقصان سے بچنے کا تصور چنانچہ کافر کا دین بھی دُنیا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بن گیا تو فرمایا بعض لوگ اسلام بھی اسی انداز سے قبول کرتے ہیں اور عبادات اس لیے کرتے ہیں کہ انہیں دنیا کے فوائد حاصل ہوں گے حالانکہ دنیا کا اپنا ایک نظام ہے جس میں روزی، عمر، صحت و بیماری، عزت و ذلت، اپنے اپنے نصیب سے حالات پیش آتے رہتے ہیں ۔ فرق صرف یہ پڑتا ہے کہ مومن پر بظاہر مصیبت بھی آئے تو اس کا دل مطمئن ہوتا ہے کہ مصیبت بھی اسے مزید قربتِ الٰہی عطا کرتی ہے اور کافر پہ راحت بھی آئے تو اندر آگ بھڑکتی ہے کہ ظاہری راحت بھی اس کے لیے مزید ابتلا بن رہی ہوتی ہے تو جن لوگوں کا ایمان کمزور ہوتا ہے یا سوچ درست نہیں ہوتی وہ ایک کنارے پہ کھڑے اللہ کی عبادت بھی کرتے ہیں پھر اتفاق ایسا ہوا کہ انہیں دُنیا کے مال وغیرہ میں فائدہ نظر آیا تو بڑے خوش کہ جناب ہماری عبادت رنگ لا رہی ہے یا ہماری ہی دعا سے سب کام چل رہے ہیں لیکن اگر کوئی مشکل آپڑی تو بھاگ گئے اور غیر اللہ کا سہارا تلاش کرنے لگ گئے نہ صرف یہ بلکہ عبادت سے شکوہ پیدا ہو گیا کہ جی کچھ حاصل نہیں ۔ ایسے لوگ دو عالم میں نقصان اٹھانے والے بن گئے کہ دنیا کی مصیبت میں تو پہلے مبتلا تھے آخرت کو بھی چھوڑ بیٹھے اور یہ بہت بڑا نقصان ہے ۔ اب لگے ہیں بتوں کو پکارنے یا اللہ کے علاوہ مخلوق کی پوجا میں لگ گئے حالانکہ ساری مخلوق نظامِ کائنات کا حصہ ہے ۔ کوئی بھی نہ کسی کا کچھ بگاڑ سکتا ہے اور نہ سنوار سکتا ہے کہ ہر کوئی ذاتی طور پہ تقدیرِ الٰہی سے بندھا ہوا ہے اور نظامِ عالم میں پرو دیا ہوا ہے ۔ اگر گھڑی کی ایک سوئی دوسری سوئی سے مدد مانگے تو کیا حاصل کرے گی یہ تو بہت

دُور نکل گئے گمراہی میں۔ ایسے وجودوں کو پکارتے ہیں ایسے لوگوں کی غلامی اللہ کے مقابلے میں اختیار کی جن کا نقصان نفع کی امید سے پہلے ہے کہ نفع کا تو وہم ہے اور ان کی وجہ سے اللہ کے غضب کا شکار ہوئے۔ اتنا بڑا نقصان تو پہلے ہی اٹھا گئے کیا ہی بُرے دوست اور بُرے رفیق ہیں یہ۔ ان کے مقابل جو لوگ اللہ پر ایمان لا کر ثابت قدم رہے اور اللہ کی اطاعت اختیار کی اللہ انھیں آخرت کے باغات میں جگہ دے گا جو سدا ہرے بھرے اور شاداب رہتے ہیں اور ان میں نہریں جاری ہیں کہ اللہ قادر ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

جن کفار کو یہ خیال غالب ہے کہ اللہ دینِ اسلام اور اس کے ماننے والوں کی یعنی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دُنیا و آخرت میں مدد نہ کرے گا اسے چاہیے کہ کوئی رسہ آسمان پر پھینکے اور اوپر پہنچ کر نظامِ عالم کا رشتہ کاٹ دے۔ اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے تو کرے یا بدل سکتا ہے تو آزما لے اور اگر کچھ بھی نہیں کر سکتا تو کیا اب اس کا غصہ کسی قدر کم ہوا یعنی کفار کو بھی یہ جان لینا چاہیے کہ جس طرح جہاں سورج چمکے گا وہاں روشنی ہو گی اسی طرح جہاں ایمان اور عمل صالح ہو گا وہاں اللہ کی مدد پہنچے گی اور کامیابی ہو گی۔ یہ نظامِ عالم کا طے شدہ اصول ہے۔ اب اس نظام

مومن اور اللہ کی مدد نظامِ عالم کا طے شدہ طریقہ ہے

کا سکرٹریٹ یا صدر دفتر آسمانوں پر ہے تو کفار کمند ڈال کر اُوپر چڑھ جائیں اور نظامِ عالم کو تباہ کر دیں تا کہ مومن سے اللہ کی مدد رُک جائے۔ اگر انہیں یقین آ گیا ہے کہ ایسا ان کے بس میں نہیں تو غصہ ٹھنڈا کر لیں وہ بھی ایمان لا کر اللہ کی مدد حاصل کرنے کی سوچیں کہ روکنا اُنکے بس کی بات نہیں نہ وہ سلسلہ وحی کو روک سکتے ہیں جو ایسی کھلی اور زبردست دلیلیں لاتا ہے مگر اس کے باوجود جن کی بات اللہ ہی سے بگڑ گئی انہیں ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔

اور یہ یقینی امر ہے کہ مومن و کافر اپنے اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ کافر خواہ یہودی ہوں یا صابی بُت پرست نصارٰی ہوں یا آتش پرست یا دوسرے مشرکین ان تمام گروہوں کے درمیان اللہ فیصلہ فرما دیں گے اور ہر ایک اپنے کردار کے مُطابق نتیجہ حاصل کرے گا مومن نجات اور انعامات اپنے احوال کے مطابق اور کافر عذاب اور ذلّت اپنے اپنے عقیدے اور عمل کے مطابق اس لیے کہ اللہ سب کے احوال سے واقف ہے۔

اے مخاطب کر تو نہیں دیکھتا کہ جو کچھ آسمانوں یا زمینوں میں ہے سورج ہو یا چاند ستارے ہوں یا پہاڑ

درخت ہوں یا جانور ہر شے اللہ کی بارگاہ میں سرِ اطاعت جھکائے ہوئے ہے صرف تکوینی طور پر ہی نہیں اپنے ارادے اور اختیار سے بھی کہ یہ سمجھنا درست نہیں کہ صرف انسان ہی عاقل ہے اور باقی مخلوق شعور سے بالکل بیگانہ کہ تکوینی طور پر تو انسان بھی اللہ کے حکم کے تابع ہے جہاں اسے اختیار ملتا ہے اور اپنے عقل و شعور سے فیصلہ کرنا ہوتا ہے نافرمانی وہاں کرتا ہے جبکہ ساری کائنات کی ہر شے میں عقل ہے۔ یہ الگ بات کہ انسان کا شعور سب سے کامل ہے اور ذات و صفاتِ باری اور جلال و جمال تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ ایسے ہی دوسرے نمبر پر جنات دوسری مخلوق کا شعور کم ہے اور ان کی اپنی حیثیت کے مطابق ہے جیسے اس کے بعد حیوانات پھر نباتات اور ایسے ہی جمادات میں بھی کہ پہاڑوں، درختوں، پرندوں کا ذکر کرنا کتاب اللہ میں موجود ہے۔ زمین آسمان کو دعوت کہ اطاعت اختیار کرنا تو ان کا جواب قالتا اتینا طائعین بتاتا ہے کہ ارض و سمانے اپنی حیثیت کے مطابق اطاعت ہی کو پسند کر کے اختیار کر لیا۔ پتھروں اور درختوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہنا حدیث میں وارد ہے پہاڑوں کی آپس میں گفتگو نقل فرمائی گئی ہے تو گویا ہر شے میں عقل و شعور تو ہے مگر اس کی اپنی حیثیت کے مطابق اور وہ سب کے سب اس کی بارگاہِ عالیہ میں سرِ تسلیم خم ہیں اور بیشتر انسان بھی کہ شعورِ کامل ساری مخلوق میں انسان کو حاصل ہے تو وہ بھی ان سب اطاعت گذاروں کے ساتھ سرِ نیاز جھکائے ہوئے ہیں مگر ایسے بے نصیب بھی انسانوں میں ہیں کہ جن کی بات اللہ سے بگڑ چکی ہے اور ان کے حق میں عذاب ہی مقرر ہو چکا ان کے کرتوت اور نافرمانیوں کی وجہ سے تو انہیں اطاعت کی توفیق نہیں۔ ظاہر ہے جسے اللہ کی بارگاہ سے ذلیل کر دیا جائے پھر اُسے کہیں سے عزت نہیں مل سکتی اور اللہ کو اختیار ہے وہ حکیم و دانا ہے وہ علیم و خبیر ہے لہٰذا جو چاہتا ہے کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔

دو قومیں

یہ دو گروہ اور دو طبقے ہیں یعنی مومن و کافر دو قومیں ہیں جن کا آپس کا جھگڑا ذات و صفات باری میں ہے اور اپنے پیدا کرنے والے اور پالنے والے کے ساتھ مومن ایمان و اطاعت کا رشتہ جوڑتا ہے جبکہ کافر انکار و نافرمانی کرتا ہے تو ان کا فیصلہ اور نتیجہ یہ ہوگا کہ کافر کا لباس بھی آگ ہی سے تیار ہوگا اور سارے بدن کو ڈھانپ لے گا جبکہ اس کے سر پہ کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ ایسا گرم کہ نہ صرف کھال بلکہ پیٹ کے اندر تک کی انتڑیوں کو بھی جلاتا چلا جائے گا نیز اس پہ لوہے کے بڑے بڑے ہتھوڑوں

سے انہیں مارا جا رہا ہو گا اور وہاں موت بھی نہ ہو گی نہ اس حال سے نکل سکیں گے۔ اگر گھبرا کر گرتے پڑتے نکلنے کی کوشش کریں گے بھی تو واپس پھینک دیے جائیں گے اور کہا جائے گا اب جلنے کا مزہ لو یہی راستہ تم نے منتخب کیا تھا۔

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿۲۳﴾

جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے خدا اُن کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہاں اُن کو سونے کے کنگن پہنائے جائینگے اور موتی اور وہاں اُن کا لباس ریشمی ہو گا ﴿۲۳﴾

23. Lo! Allah will cause those who believe and do good works to enter Gardens underneath which rivers flow, wherein they will be allowed armlets of gold, and pearls, and their raiment therein will be silk.

وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ ﴿۲۴﴾

اور اُن کو پاکیزہ کلام کی ہدایت کی گئی اور (خدائے) حمید کی راہ بتائی گئی ﴿۲۴﴾

24. They are guided unto gentle speech; they are guided unto the path of the Glorious One.

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۵﴾ ع

جو لوگ کافر ہیں اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے اور مسجد محترم سے جسے ہم نے لوگوں کیلئے یکساں (عبادت گاہ) بنایا ہے روکتے ہیں خواہ وہ وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے۔ اور جو اس میں شرارت سے کجروی (و کفر) کرنا چاہے اُس کو ہم درد دینے والے عذاب کا مزہ چکھائینگے ﴿۲۵﴾

25. Lo! those who disbelieve and bar (men) from the way of Allah and from the Inviolable Place of Worship, which We have appointed for mankind together, the dwellers therein and the nomad; whosoever seeketh wrongful partiality therein, him We shall cause to taste a painful doom.

اسرار و معارف

اور ان کے مقابل جنہوں نے ایمان و اطاعت کو اختیار کیا تھا انہیں اللہ ایسے عظیم الشان باغوں میں جگہ دے گا جہاں نہریں جاری ہوں گی اور انہیں اعزاز و اکرام کی خاطر سونے اور موتیوں کے کڑے پہنائے جائیں گے جبکہ ان کا لباس جنت کا ریشم ہو گا اس لیے کہ انہیں حق قبول کرنے کی توفیق ہوئی اور انہیں زندگی میں ایمان و عمل کی خوبصورت راہ نصیب ہوئی تھی۔

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور پھر اس پر اصرار ایسا کہ دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے روکنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی ان جیسے ہوں یا جیسے کفار مسلمانوں کو حرم سے روک رہے ہیں جو سب کے لیے برابر ہے اور مسافر و مقیم اس پر ایک جیسا حق رکھتے ہیں یعنی دنیا بھر کے مسلمانوں کا حرم اور اس سے متعلقہ زمین پر وہ منیٰ ہو یا عرفات برابر کا حق ہے اور کوئی دوسرے کو روکنے کا حق نہیں رکھتا چہ جائیکہ کافر حرم کا راستہ روکیں تو جو کوئی بھی

حرم سے روکنے کے لیے فساد کرے گا یا زیادتی کا مرتکب ہوگا اسے دردناک عذاب دیا جائے گا۔ ایسے ہی مساجد
اللہ کی ہیں اور کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ دوسروں کو وہاں عبادت کرنے سے روکے یا شرارت کر کے ایسے

مساجد سے روکنا

اختلافی مسائل اُٹھائے کہ لوگوں میں جھگڑا ہو تو ایسے لوگ دردناک عذاب کی
گرفت میں آجائیں گے جو بہت سخت ہوگا۔

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرٰهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ
أَنْ لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ
لِلطَّآئِفِينَ وَالْقَآئِمِينَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُودِ ﴿٢٦﴾

اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانۂ کعبہ کو مقام
مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک
نہ کیجو اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنیوالوں اور رکوع کرنے
والوں (اور) سجدہ کرنیوالوں کیلئے میرے گھر کو صاف رکھا کرو ﴿٢٦﴾

26. And (remember) when We prepared for Abraham the place of the (holy) House, saying: Ascribe thou nothing as partner unto Me, and purify My House for those who make the round (thereof) and those who stand and those who bow and make prostration.

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا
وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِينَ مِنْ كُلِّ
فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾

اور لوگوں میں حج کے لئے ندا کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور
دُبلے دُبلے اونٹوں پر جو دور (دراز) رستوں سے چلے
آتے ہوں (سوار ہو کر) چلے آئیں ﴿٢٧﴾

27. And proclaim unto mankind the Pilgrimage. They will come unto thee on foot and on every lean camel; they will come from every deep ravine:

لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ
اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ
مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَ
أَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾

تاکہ اپنے فائدے کے کاموں کے لئے حاضر ہوں۔ اور (قربانی
کے) ایام معلوم میں چارپایاں مویشی (کے ذبح کے وقت)
جو خدا نے اُن کو دیئے ہیں اُن پر خدا کا نام لیں۔ اُس میں سے
تم خود بھی کھاؤ اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ ﴿٢٨﴾

28. That they may witness things that are of benefit to them, and mention the name of Allah on appointed days over the beast of cattle that He hath bestowed upon them. Then eat thereof and feed therewith the poor, unfortunate.

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ
وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾

پھر چاہیے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور نذریں پوری
کریں اور خانۂ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں ﴿٢٩﴾

29. Then let them make an end of their unkemptness and pay their vows and go around the ancient House.

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ
إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ
الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ﴿٣٠﴾

یہ (ہمارا حکم ہے) اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی
ہیں عظمت رکھے تو یہ پروردگار کے نزدیک اسکے حق میں بہتر ہے
اور تمہارے لئے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے انکے جو تمہیں پڑھ کر
سنائے جاتے ہیں۔ تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو ﴿٣٠﴾

30. That (is the command). And whoso magnifieth the sacred things of Allah, it will be well for him in the sight of his Lord. The cattle are lawful unto you save that which hath been told you. So shun the filth of idols, and shun lying speech,

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَنْ
يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ
فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ
فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴿٣١﴾

صرف ایک خدا کے ہو کر اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا کر
اور جو شخص (کسی کو) خدا کے ساتھ شریک مقرر کرے تو وہ گویا
ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اسکو پرندے اُچک
لے جائیں یا ہوا کسی دُور جگہ اُڑا کر پھینک دے ﴿٣١﴾

31. Turning unto Allah (only), not ascribing partners unto Him; for whoso ascribeth partners unto Allah, it is as if he had fallen from the sky and the birds had snatched him or the wind had blown him to a far-off place.

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا

یہ (ہمارا حکم ہے) اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر

32. That (is the command). And whoso magnifieth the offerings consecrated to Allah,

مِنۡ تَقۡوَى الۡقُلُوۡبِ ﴿۳۲﴾
لَكُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
ع مَحِلُّهَاۤ اِلَى الۡبَيۡتِ الۡعَتِيۡقِ ﴿۳۳﴾

کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے ﴿۳۲﴾
ان میں ایک وقت مقرر تک تمہارے لئے فائدے ہیں پھران کو
خانہ قدیم (یعنی بیت اللہ) تک پہنچنا (اور ذبح ہونا) ہے ﴿۳۳﴾

it surely is from devotion of the hearts.

33. Therein are benefits for you for an appointed term and afterward they are brought for sacrifice unto the ancient House.

اسرار و معارف

بلکہ جب سے حرم بیت اللہ دوبارہ تعمیر ہوا کہ پہلے آدم علیہ السلام نے بنایا تھا جو طوفانِ نوح میں اٹھا لیا گیا مگر بنیاد اور جگہ وہی تھی۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کو اس کی نشان دہی کی گئی۔ نوح علیہ السلام سے ابراہیم علیہ السلام تک انبیاء اس جگہ تشریف لاتے رہے۔ طواف کرتے اور اکثر جن انبیاء کی اُمتیں ہلاک ہوئیں وہ یہیں آ گئے یہیں وصال ہوا اور اسی کعبہ کے گرد دفن ہو گئے۔ اکثر پرتو ہوا نے ہی رفتہ رفتہ مٹی جمادی جو آج بھی مطاف کے نیچے جلوہ افروز نظر آتے ہیں۔ یہ پہلے گزر چکا یہاں ابراہیم علیہ السلام کو وہاں پہنچانا اور انہیں وہ جگہ بتانا اور ان کی تعمیر بیت اللہ کی سعادت سے سرفراز فرمانا بیان ہو رہا ہے کہ گھر سے ہجرت پھر مختلف مصائب کا مقابلہ آخر بیوی اور بچے کو وہاں چھوڑنا یہ سب ایک عمر کی قربانیاں اور بڑی کٹھن منزلیں ہیں مگر جب پھل لگا تو پتہ چلا کہ یہ درخت جو عمر بھر سینچا کیے کتنا قیمتی تھا انہیں وہ جگہ بتائی گئی انہوں نے بیت اللہ تعمیر فرمایا جس کی تب سے لے کر آج تک اور آئندہ قیامت تک حرمت و عزت بھی ہے اور ایک عالم جس کا بے تابانہ شب و روز طواف کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ تعمیر کعبہ کے ساتھ ہی حکم دیا گیا کہ یہاں کبھی شرک نہ کیا جائے بلکہ یہ مرکز روئے زمین سے شرک کو مٹانے کی تربیت دینے کیلئے ہے۔ نیز اسے ہمیشہ پاک صاف رکھا جائے۔ ظاہری و باطنی فسادات وغیرہ تک سے ان اللہ کے بندوں کے لیے جو اس کا طواف کرنے کو آئیں اور اس میں قیام و سجود کے لیے حاضر ہوں نیز اے ابراہیم تعمیر مکمل کر کے آپ اولادِ آدم میں اعلان فرما دیجئے کہ کعبہ تیار ہے اور جو یہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہیں ان پر حج فرض ہو چکا تو لوگ دور دراز سے سواریوں پر اور پا پیادہ یہاں حاضر ہوں گے مفسرین کرام نے ارشاداتِ نبوی نقل فرمائے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا اے اللہ یہاں تو ویرانہ ہے کون سنے گا فرمایا

اللہ نے آواز پہنچا دی

آپ اعلان تو کیجئے۔ جب انہوں نے آواز لگائی تو اللہ نے روئے زمین پر ہر بندے تک پہنچا دی نیز عالم ارواح میں ہر روح تک پہنچا دی تو جواب میں لوگوں اور ارواح نے پکار کر کہا لبیک اللھم لبیک۔ حج کی یہ تلبیہ اسی کی یادگار ہے چنانچہ جس جس نے جواب دیا اسے ضرور حج نصیب ہوتا ہے جہاں تک زندہ انسانوں تک آواز پہنچنے کا معاملہ ہے تو آج سائنس نے سیٹ لائٹ سسٹم سے آواز بھی اور تصویر بھی ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچا دی۔ اگر اللہ چاہے تو گیا مشکل ہے اور روحوں کو پہنچانا بندوں کے بس کی بات نہیں مگر اللہ کریم کے لیے ویسے ہی آسان ہے جیسے زندوں تک پہنچانا۔ لہٰذا تعجب کی کوئی بات نہیں

لوگ یہاں اپنے منافع حاصل کرنے کو حاضر ہوں گے کہ حج کی سعادت بھی نصیب ہوگی اور دنیا کا فائدہ بھی اشیاء کی خرید و فروخت منع نہیں بشرطیکہ مقصد حج ہو نہ کہ تجارت اور حج کے معین دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر کریں گے اور اس کے نام پر قربانی کے جانور ذبح کریں گے نیز اجازت ہے کہ قربانی کے گوشت سے کھاؤ بیٹو اور محتاج وفقیروں کو کھلاؤ۔ قربانی، منت یا نذر کا گوشت ہر آدمی کھا سکتا ہے۔ امیر ہو یا غریب، دوستوں

قربانی کا گوشت

رشتہ داروں کو کھلایا جا سکتا ہے اور مستحب ہے کہ تیسرا حصہ فقراء میں تقسیم کر دیا جائے مگر جو قربانی کسی خطا کے باعث واجب ہو جائے جیسے حج کے بعض احکام کی خلاف ورزی پہ دینا پڑتی ہے تو اس کا گوشت قربانی دینے والا نہیں کھا سکتا۔

تو اس طرح حج پورا کریں اور قربانی دینے اور نذر و منت پوری کرنے کے بعد اگر کوئی مان رکھی ہو تو اپنا ظاہر و باطن صاف کریں۔ ظاہر احرام کھول دیں حجامت بنوائیں نہا دھو کر صاف ہوں اور باطن کو یادِ الٰہی سے مزین کریں اور رکھیں اور کعبۃ اللہ کا طواف کریں کہ سب سے آخری کام حج کا طوافِ زیارت کہلاتا ہے۔ یہ فرض ہے اور دوسرا رکن ہے۔ ایک رکن عرفات کا قیام ہے اور دوسرا یہ۔ بیت العتیق کے معنی آزاد گھر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ ہمیشہ کفار کے قبضے سے آزاد رہے گا او کما قال یہ بات تو حج کی ہو چکی۔ اب قاعدہ ہے کہ جو بھی اللہ کے قابلِ احترام احکام کی عزت کرے گا تو اللہ جل شانہ کے نزدیک خود اس کے اپنے لیے بہت بہتر ہوگا اور نتائج سے خود وہی فائدہ پائے گا۔ تمہارے لیے سب جانور حلال ہیں سوائے ان جانوروں کے جن کا حرام ہونا تمہیں بتا دیا گیا ہے لہٰذا علماء کا مسلک ہے کہ اصل شے میں اباحت اور جواز ہے جب تک اس

کا حرام ہونا شریعت میں مقرر نہ ہو اور بتوں کی خباثت سے الگ رہو نہ پوجے جائیں نہ بنائے اور بیچے جائیں یعنی کسی طرح ان میں ملوث نہ ہوں اور جھوٹ سے دُور رہو کہ شرک بھی تو ایک بہت بڑا جھوٹ ہی ہے۔ اللہ کے لیے بالکل کھرے کوئی شائبہ تک کسی قسم کے شرک کا نہ ہو اور جان لو کہ جس کسی نے شرک کیا تو ایسا ہے جیسے کوئی آسمان کی بلندیوں سے گرے اور راستے میں مردار خور پرندے اسے اچک لیں یا ہوا کے بگولے اسے اُڑا کر کسی دور ویرانے میں پھینک دیں یعنی عظمتوں سے گر کر تباہیوں کی نذر ہوا اور جس کسی نے اللہ کے مقرر کردہ شعائر کی قدر کی یہ اس کے دل کی پاکیزگی پہ گواہ ہے یعنی تقویٰ، کردار اور اعمال سے ظاہر ہوتا ہے نیز قربانی کے جانوروں سے بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہو مگر وقت مقررہ تک جب وقت آجائے تو ان کا اصل مقام تو بیت اللہ اور قربانی کا مقام حرم ہے یعنی قربانی کے جانور کو بھی جب تک حرم کے لیے نامزد کر کے ہدی نہ بنا لیا جائے اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے اور ہدی کے جانور سے بغیر اشد مجبوری کے جائز نہیں۔

34. And for every nation have We appointed a ritual, that they may mention the name of Allah over the beast of cattle that He hath given them for food;[6] and your God is One God, therefore surrender unto Him. And give good tidings (O Muhammad) to the humble,

35. Whose hearts fear when Allah is mentioned, and the patient of whatever may befall them, and those who establish worship and who spend of that We have bestowed on them.

36. And the camels! We have appointed them among the ceremonies of Allah. Therein ye have much good. So mention the name of Allah over them when they are drawn up in lines. Then when their flanks fall (dead), eat thereof and feed the beggar and the suppliant. Thus have We made them subject unto you, that haply ye may give thanks.

37. Their flesh and their blood reach not Allah, but the devotion from you reacheth Him. Thus have We made them subject unto you that ye may magnify Allah that He hath guided you. And give good tidings (O Muhammad) to the good.

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا
اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ
الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ
وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿٣٤﴾
الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ
وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي
الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣٥﴾
وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ
لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ
عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا
فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ
كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٣٦﴾
لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا
وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ
سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ
وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٧﴾

اور ہم نے ہر ایک اُمت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کر دیا ہے
تاکہ جو مویشی چارپائے خدا نے اُن کو دیئے ہیں (اُن کے ذبح
کرنے کے وقت) اُن پر خدا کا نام لیں۔ سو تمہارا معبود ایک ہی ہے
تو اسی کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اور عاجزی کرنیوالوں کو خوشخبری سنا دو ﴿٣٤﴾
یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو اُنکے دل ڈر جاتے ہیں
اور (جب) اُن پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور نماز آداب سے پڑھتے
ہیں اور جو (مال) ہم نے انکو عطا فرمایا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں ﴿٣٥﴾
اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے شعائرِ خدا مقرر
کیا ہے۔ ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں۔ تو (قربانی کرنے کے وقت)
قطار باندھکر اُن پر خدا کا نام لو۔ جب پہلو کے بل گر پڑیں تو اُن
میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال کرنیوالوں کو بھی کھلاؤ
اس طرح ہم نے انکو تمہارے زیرِ فرمان کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو ﴿٣٦﴾
خدا تک نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون۔ بلکہ اس تک
تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح خدا نے اُن کو تمہارا
مسخر کر دیا ہے تاکہ اس بات کے بدلے کہ اس نے تمکو ہدایت بخشی ہے
اُسے بزرگی سے یاد کرو۔ اور (اے پیغمبر) نیکوکاروں کو خوشخبری سنا دو ﴿٣٧﴾

إِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝۳۸

خدا تو مومنوں سے اُنکے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے۔ بیشک خدا کسی خیانت کرنیوالے اور کفرانِ نعمت کرنیوالے کو دوست نہیں رکھتا۔

38. Lo! Allah defendeth those who are true. Lo! Allah loveth not any treacherous ingrate.

اسرار و معارف

نیز قربانی اور عبادات صرف اسی اُمّت پر نہیں بلکہ ہر امت کو وقت حالات اور اس کے مزاج وضرورت کے مطابق اللہ کی طرف سے طریق عبادت دیا گیا اور قربانی بھی عبادات کا حصہ ہے لہٰذا یہ بھی ہر اُمّت میں رہی کہ لوگ صرف دُنیا اور مال ومنال پہ فدا نہ ہو جائیں بلکہ اپنے قیمتی اور پیارے جانوروں کو اللہ کے نام پر ذبح کریں کہ یہ سب اسی نے دیے ہیں اور مقصد اس کی خوشنودی ہے۔ جانوروں اور دولت کی محبت مقصد نہیں اور اطاعت ایثار و قربانی اس بات کا اظہار ہے کہ تمہارا معبود وہی اکیلا ہے لہٰذا اسی کی بارگاہ میں سرِتسلیم خم کرو اور اس کی

بارگاہِ الٰہی میں عجز پسندیدہ ہے

بارگاہ میں اپنا عجز و نیاز پیش کرنے والوں کو بشارت دیجیے۔ بعض لوگوں کو حج کرنے یا عبادات وغیرہ ادا کرنے سے یہ وہم ہونے لگتا ہے کہ ہم نے بہت بڑا کام کیا حتّٰی کہ چاہتے ہیں کہ دنیا کے نظام میں دخیل ہوں اور دنیا میں وہی کچھ ہو جو وہ چاہیں اور اگر دُعا کے مطابق کام نہ ہو تو بڑے رنجیدہ ہوتے ہیں۔ یہاں سے انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ عبادات کا حاصل حکومت نہیں فرمانبرداری ہے اور اپنے عجز اور بے مائیگی کا احساس کہ اگر عبادت کی تو

اللہ کا ذکر کرنے والوں کے اوصاف

توفیقِ عبادت بھی تو اسی نے دی۔ احسان تو پھر اللہ ہی کا ہوا بندے میں تو اپنی عاجزی کا احساس مزید بڑھتا ہے لہٰذا اللہ کے بندے تو وہ ہیں کہ جب اس کا ذکر کیا جائے تو ان کے قلوب نرم پڑ جاتے ہیں اور اللہ کریم کی طرف سے جیسے حالات بھی پیدا ہوں اس پر صبر کرتے ہیں اور عبادات کو قائم کرتے ہیں یعنی پورے پورے اہتمام سے عبادت کرتے ہیں اور اللہ نے جو بھی دیا ہے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہ مال ہو یا طاقت عہدہ ہو یا علم ہو قربانی صرف رسم نہیں ہے بلکہ یہ دین کا رکن ہے شعائر اللہ ہے۔ ایسے کام جن سے شناخت ہوتی ہے کہ یہ مسلمان ہے شعائر کہلاتے ہیں جن سے ایک کام قربانی بھی ہے کہ اس میں مومن کے لیے خیر اور بھلائی ہے لہٰذا قربانی کے جانوروں

کو اللہ کے نام پر ذبح کرو اور خود بھی کھاؤ نیز ہر طرح کے غریب مسکین کو بھی کھلاؤ اور اللہ کا احسان یاد کرو کہ جانوروں کو تمہاری خدمت پہ لگا دیا کہ تم اسے ذبح کر کے بھی ثواب لیتے ہو اور وہ جان دے کر بھی تمہاری خدمت کا حق ادا کرتا ہے یہ بہت بڑا سبق ہے کہ تم کو بھی اپنے مالک کا شکر گزار ہونا چاہیے ۔ اللہ کو قربانی کے جانوروں سے گوشت اور خون بہانا درکار نہیں ہے بلکہ اسے تو تمہاری وہ دلی کیفیت منظور ہے جو اس کی راہ میں مال قربان کر کے اس کی اطاعت کر کے تمہیں نصیب ہوتی ہے اور تم خود کو اس کی رضامندی اور تقرب کی فضاؤں میں پاتے ہو کہ اس نے دیگر ساری تخلیق کو تمہاری خدمت پہ لگا دیا اور تمہیں صرف اور صرف اپنی ذات کے لیے چُن لیا کہ تم صرف اس کی عظمت کے گیت گاؤ ۔ یہ بھی کس قدر عظیم احسان ہے کہ تمہیں اس کا شعور و احساس دے کر ہدایت نصیب فرمائی ۔ آپ احسان والوں کو بشارت دے دیجئے اور حدیثِ جبریل میں ارشاد ہے کہ احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسے آپ اسے دیکھ رہے ہیں ورنہ کم از کم یہ یقین ضرور ہو کہ وہ تو دیکھ رہا ہے ۔

غلبۂ کفار کا انجام

رہی غلبۂ کفار کی بات تو یہ محض وقتی دُھند ہے چھٹ جائے گی اور عنقریب اللہ کفار کو شکست سے دوچار کرے گا کہ اللہ ایسے مکار اور ناشکروں کو کبھی پسند نہیں فرماتا ۔ یہ ارشادات اگرچہ ابتداءً اسلام اور کفار کے حدیبیہ سے روکنے اور واپس کرنے پر ہوئے تھے مگر قانون بنا دیا گیا کہ اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے چنانچہ اس کے بعد اللہ نے مسلسل فتوحات سے مسلمانوں کو نوازا اور آخر کار مکہ مکرمہ بھی فتح ہو گیا ۔ آج بھی غلبہ کفار کی کوئی حیثیت نہیں مشکل صرف یہ ہے کہ مسلمان اپنے دین سے وفا نہیں کر رہا الٹا کفار کی پیروی میں لگا ہوا ہے ۔ اللہ مسلمانوں کو توفیقِ عمل دے تو انشاء اللہ کفار کے غلبہ کی بساط اُلٹ سکتی ہے ۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ
وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿٣٩﴾
الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ
حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا
دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ
لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ
وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ
وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ

جن مسلمانوں سے (خواہ مخواہ) لڑائی کی جاتی ہے انکو اجازت ہے (کہ وہ بھی لڑیں)
کیونکہ اُن پر ظلم ہو رہا ہے ۔ اور خدا (انکی مدد کریگا وہ) یقیناً انکی مدد پر قادر ہے ﴿٣٩﴾
یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے (انہوں
نے کچھ قصور نہیں کیا) ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار خدا ہے
اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں
کے) صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے)
عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں خدا کا بہت سا
ذکر کیا جاتا ہے گرائی جا چکی ہوتیں ۔ اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے

39. Sanction is given unto those who fight because they have been wronged; and Allah is indeed Able to give them victory;

40. Those who have been driven from their homes unjustly only because they said: Our Lord is Allah—For had it not been for Allah's repelling some men by means of others, cloisters and churches and oratories and mosques, wherein the name of Allah is oft mentioned, would assuredly have been pulled down. Verily Allah

لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾
خدا اُسکی ضرور مدد کرتا ہے۔ بیشک خدا توانا اور غالب ہے ﴿٤٠﴾
helpeth one who helpeth Him. Lo! Allah is Strong, Almighty—

الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا
الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا
بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلَّهِ
عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٤١﴾
یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم اُن کو ملک میں دسترس دیں تو
نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنیکا حکم دیں
اور بُرے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام
خدا ہی کے اختیار میں ہے ﴿٤١﴾
41. Those who, if We give them power in the land, establish worship and pay the poor-due and enjoin kindness and forbid iniquity. And Allah's is the sequel of events.

وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ
قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ﴿٤٢﴾
اور اگر یہ لوگ تم کو جھٹلاتے ہیں تو اُن سے پہلے نوح کی قوم
اور عاد اور ثمود بھی (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں ﴿٤٢﴾
42. If they deny thee (Muhammad), even so the folk of Noah, and (the tribes of) 'Aad and Thamûd, before thee, denied (Our messengers);

وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿٤٣﴾
اور قوم ابراہیم اور قوم لُوط بھی ﴿٤٣﴾
43. And the folk of Abraham and the folk of Lot;

وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ
فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ
كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٤﴾
اور مدین کے رہنے والے بھی۔ اور موسیٰ بھی تو جھٹلائے جا چکے
ہیں لیکن میں کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر اُن کو پکڑ لیا۔
تو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا ﴿٤٤﴾
44. (And) the dwellers in Midian. And Moses was denied; but I indulged the disbelievers a long while, then I seized them, and how (terrible) was My abhorrence!

فَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ
ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا
وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ ﴿٤٥﴾
اور بہت سی بستیاں ہیں کہ ہم نے اُن کو تباہ کر ڈالا کہ وہ
نافرمان تھیں۔ سو وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں۔ اور
(بہت سے) کنوئیں بیکار اور (بہت سے) محل ویران (پڑے ہیں) ﴿٤٥﴾
45. How many a township have We destroyed while it was sinful, so that it lieth (to this day) in ruins, and (how many) a deserted well and lofty tower!

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ
قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ
بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ
تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾
کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر نہیں کی تاکہ اُنکے دل (ایسے)
ہوتے کہ اُن سے سمجھ سکتے اور کان (ایسے) ہوتے کہ اُن
سے سن سکتے۔ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل
جو سینوں میں ہیں (وہ) اندھے ہوتے ہیں ﴿٤٦﴾
46. Have they not travelled in the land, and have they hearts wherewith to feel and ears wherewith to hear? For indeed it is not the eyes that grow blind, but it is the hearts, which are within the bosoms, that grow blind.

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ
اللَّهُ وَعْدَهُ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ
كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾
اور (یہ لوگ) تم سے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں اور خدا اپنا
وعدہ ہرگز خلاف نہیں کریگا۔ اور بیشک تمہارے پروردگار کے
نزدیک ایک روز تمہارے حساب کے رو سے ہزار برس کے برابر ہے ﴿٤٧﴾
47. And they will bid thee hasten on the Doom, and Allah faileth not His promise, but lo! a Day with Allah is as a thousand years of what ye reckon.

وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ
ع ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾
اور بہت سی بستیاں ہیں کہ میں اُن کو مہلت دیتا رہا اور وہ نافرمان
تھیں پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔ اور میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ﴿٤٨﴾
48. And how many a township did I suffer long though it was sinful! Then I grasped it. Unto Me is the return.

اسرار و معارف

چنانچہ ظہور اسلام کے مکی دور کے تیرہ برس مسلمانوں کو برداشت کرنے اور دین سیکھنے سکھانے پر محنت کرنے کا حکم تھا

مگر جب کفار کا ظلم حد سے بڑھا اور مسلمان گھر چھوڑنے پر مجبور ہو گئے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنا پڑی اور آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو جہاد کی اجازت اور جہاد کرنے کا حکم ملا اور جہاد کی فرضیت کے ساتھ اس کی وجہ بھی ارشاد فرمائی گئی کہ مسلمانوں کو جو کافروں کے جور و ستم کی زد پر ہیں اور جن پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اب مقابلہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

جہاد کی فرضیت اور اس کی وجہ

اللہ کریم نے ظلم کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا اور ظلم کی تعریف یہ ہے کہ جہاں بھی اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہو گی وہ ظلم کہلائے گی۔ چنانچہ یہ وجہ تو ہر وقت موجود ہے لہٰذا مسلمانوں پر ہمیشہ جہاد بھی فرض ہے۔ اسی لیے حد یہ مقرر کی گئی تھی کہ حتیٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ کہ کوئی فساد باقی نہ رہے۔ جہاد سے یہ مراد نہیں کہ کسی کو زبردستی مسلمان کیا جائے یہ ضرور مراد ہے کہ کوئی اسلامی احکام میں مداخلت کی جرأت نہ کرے اور اللہ کی زمین پر اسی کی مخلوق پر ظلم کرنے سے روکا جائے نیز اس کے ساتھ اللہ کی مدد کا وعدہ موجود ہے کہ مسلمان جب بھی اور جہاں بھی اللہ کی رضا کے لیے ظلم کے مقابلہ میں اُٹھ کھڑے ہوں گے اللہ ان کی مدد کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ ظاہری اسباب خواہ جیسے بھی ہوں فتح مسلمانوں کو ہی نصیب ہو گی اور اللہ کا یہ وعدہ بھی جس طرح حکم ہمیشہ کے لیے ہے ہمیشہ ہی کے لیے ہے اور بدر و اُحد سے لے کر آج کے دور کے افغان جہاد تک اس کی برکات روز روشن کی طرح واضح ہیں لطف کی بات یہ ہے کہ خود کفار کو بھی اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ مُٹھی بھر مسلمان صحرائے عرب سے اُٹھ کر روئے زمین پر چھا گئے تو یہود نے شیعہ تحریک کی بنیاد رکھی جس کا بہت بڑا رکن ترکِ جہاد ہے کہ امام غائب آئے گا تو اس کی قیادت میں جہاد جائز ہو سکے گا اور برصغیر میں نصرانیوں نے مرزائیت کی بنیاد رکھی یہ بھی صرف جہاد کو روکنے کے لیے ایک بہت بڑے ظلم اور گمراہی کی بنیاد رکھی گئی اور اب تو نئی مصیبت یہ ہے کہ ہمارا ایک بہت بڑا دیندار طبقہ اس غلط فہمی کا شکار ہے کہ سارا کام محض دعاؤں سے ہو گا بس دیگیں پکائی جائیں۔ نتیجہ یہ کہ جب لڑنے کا ارادہ ہی نہیں تو جدید تکنیک سیکھنے کی کیا ضرورت۔ چنانچہ مسلمان بتدریج نئی ایجادات تک سے دُور ہوتا جا رہا ہے اور یہ ہم غیر شعوری طور پر بغیر اُجرت کے کافر کی مدد کر رہے ہیں اللہ ہمیں معاف فرمائے اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق بخشے آمین! چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ اب مسلمانوں کو مقابلے کی اجازت بھی ہے اور اللہ کریم ان کی

پوری مدد بھی فرمائے گا یعنی یہ ایک طرح سے فتح کی بشارت بھی ہے۔ اب اس کے بعد ان مظالم کا تذکرہ بھی ہے جو مسلمانوں پہ ڈھائے جارہے تھے کہ نہ صرف انہیں قتل کیا گیا، مارا گیا بلکہ ان پر ظلم کر کے انہیں ان کے گھروں تک سے نکال دیا گیا تو ان کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ اللہ جل شانہ کو اپنا رب مانتے اور اسی کی عبادت کرتے تھے اور اس کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کرتے۔

اور یہ قانونِ فطرت ہے کہ اللہ کریم ہر خرابی کے مقابلے کے لیے بھی حالات پیدا فرماتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا اور زیادتی کرنے والوں سے دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو نہ صرف آج بلکہ کبھی بھی زمین پر دین کا نظام قائم نہ ہوسکتا۔ نہ عیسائیوں کے خلوت کدے اور عبادت خانے قائم رہتے اور نہ یہود کی عبادت گاہیں بن سکتیں جو اپنے اپنے وقت میں سب اسلام ہی تھے اور حق تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ اب خود ان لوگوں نے ان ادیان میں تحریف کر کے انہیں کفر و شرک میں تبدیل کر دیا اور نہ مسلمانوں کی مساجد کافروں کی دست برد سے محفوظ رہتیں۔ جن میں کثرت سے اللہ کے نام کا ذکر ہوتا ہے۔

مساجد اور ذکر اسمِ ذات

قرآن حکیم نے متعدد مقامات پر اسمِ ذات کے ذکر کا حکم دیا ہے جیسے اس آیہ کریمہ میں کہ مساجد میں تو پنجگانہ فرائض کی ادائیگی کی جاتی ہے پھر ان کی اہمیت کا سبب اسمِ ذات کا ذکر کیوں قرار دیا گیا کہ ذکر اسمِ ذات ہی واحد راستہ ہے جو قلب کو وہ تعلق نصیب کرتا ہے کہ اسے عبادات میں حضوری اور خشوع نصیب ہوتا ہے۔ ہر عمل جو شریعت کے مطابق ہو ذکر اللہ ہے۔ تلاوت، نماز، تسبیحات ذکر لسانی ہے مگر اس سب کے باوجود اسمِ ذات کی اہمیت اپنی جگہ پر ہے اور کثرت کا حکم اس کے ساتھ موجود ہے جو تب ہی حاصل ہو سکتا ہے جب قلب ذاکر ہو جائے گویا ہر عبادت اور عبادت گاہ کی رُوح ذکرِ قلبی ہے۔

نیز جہاد تو محض اللہ کے لیے اور اس کے دین کی مدد کے لیے ہے تو جو بھی خلوص سے یہ کام کرے گا اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا یعنی جہاد میں مجاہد کی فتح یقینی ہے۔ اگر نیت خالص جہاد ہی کی ہو یہ نہ ہو کہ صورت جہاد کی ہو اور مقصد اپنی کسی غرض کی تکمیل ہو اور اللہ بہت بڑی طاقت والا اور ہر شے پہ غالب ہے یعنی کوئی بھی طاقت اللہ کی مدد کو شکست نہیں دے سکتی۔

اور خالص اللہ کی راہ میں لڑنے والے لوگ ایسے ہیں کہ جب انہیں اقتدار اور غلبہ نصیب ہوتا ہے تو زمین پر بندوں سے بندوں کی غلامی چھڑا کر اللہ کی عبادت کا نظام قائم کرتے ہیں اور مال پر زکوٰۃ یعنی دوسروں کے حقوق کا اہتمام کرتے ہیں اور نیکی کا حکم جاری کرتے ہیں اور برائی سے روک دیتے ہیں اور تمام امور کا انجام تو اللہ ہی کے دستِ قدرت میں ہے لہٰذا مسلمانوں کو بظاہر کمزور دیکھ کر یہ نہ سمجھا جائے کہ ایسا ہونا ممکن نہیں۔ ہر کام جب اللہ کرتا ہے تو جیسا چاہتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے۔

جمہور مفسرین کرام کے نزدیک اس آیہ مبارکہ کی عملی تفسیر خلافتِ راشدہ کا مبارک دور ہے کہ ان کا جہاد خالص اللہ کے لیے تھا انھیں فتح اور غلبہ و اقتدار نصیب ہوا اور انہوں نے رُوئے زمین بلکہ معلوم تاریخِ انسانی کی بہت بڑی سلطنت پر اللہ کا نظام اور نظامِ اسلام رائج فرمایا۔

نفاذ اسلام اور تاریخ عالم

آج کے دور کا ایک سوال یہ بھی ہے کہ تاریخی اعتبار سے عملی طور پر صرف خلافتِ راشدہ کے عہد میں اسلام نافذ رہا بعد کا سارا زمانہ اس سے خالی ہے۔ لہٰذا ایسا کرنا بھلا آج کیسے ممکن ہے؟ اس کا سادہ جواب یہ ہے کہ اسلام اللہ کا دیا ہوا نظامِ حیات کامل و مکمل سیاسی، معاشی، اخلاقی اور دینی ہر اعتبار سے ساری انسانیت کے لیے سارے زمانوں اور سب ممالک کے لیے ہے اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ آج کے عہد کی ضروریات کا ساتھ نہیں دے سکتا تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اسلام کبھی بھی انسانیت کو ایک خوبصورت فلاحی، پرامن اور انصاف پر مبنی معاشرہ دینے کا اہل نہ تھا۔ ظاہر ہے ایسا کہنا کسی بھی طرح ممکن نہیں کہ ساری دنیا جل رہی تھی جب ظہورِ اسلام ہوا اور روئے زمین پر سے ظلم مٹا کر عدل و انصاف قائم کر کے اسلام نے دکھا دیا تو یہ کہنا کہ تب تو ٹھیک ہے۔ اب اسلام ایسا نہیں کر سکتا اس لیے درست نہ ہو گا کہ اسلام کا دعویٰ ہے کہ یہ خدائی قانون ہے اور ہمیشہ کے لیے ایک سا مفید ہے تو اس کا انکار سارے اسلام کا انکار ہو گا اس پر یہ کہا جاتا ہے کہ تاریخ کہتی ہے خلافتِ راشدہ کے بعد عملاً اسلام کہیں نافذ نہیں رہا۔ مسلمانوں کی حکومتیں تو تھیں مگر اسلامی حکومتیں نہ تھیں تو یہ درست نہیں اور تاریخ یہود کی سازش کا شکار ہے ورنہ پہلے کی بات چھوڑیں جب تاتاریوں کا طوفان مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہا تھا مصر میں بیبرس کی حکومت اسلامی تھی جس نے مشہور تاتاری جرنیل کو شکست فاش دی اور اس کے بدن کے ٹکڑے

شہر کے دروازوں پر لٹکا کر باطل کی شکست کا نظارہ پیش کیا۔ ہندوستان پر سلطان التمش کی حکومت اسلامی حکومت تھی۔حتیٰ کہ ہلاکو خان کو سندھ کا دریا عبور کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اورنگ زیب عالمگیر تک آیئے تو فتاویٰ عالمگیری آج بھی ریاستی قانون کی دستاویز کے طور پر موجود ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ درمیان میں ہر قسم کے لوگ بھی آئے۔ ایسے ایسے بدنصیب بھی جنہوں نے اسلامی قانون کی پرواہ نہ کر کے اپنی مرضی سے بھی حکومت کی مگر یہ کہنا درست نہیں کہ اسلامی حکومت نہیں رہی۔

اگر کفار آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کر کے اپنی دنیا و آخرت تباہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں تو آپ مغموم نہ ہوں کہ اللہ کریم نے بندے کو راہ چلنے کا اختیار دیا ہے اور پہلی قوموں نے جیسے نوح علیہ السلام کی قوم اور عاد و ثمود یا ابراہیم علیہ السلام کی قوم یا لوط علیہ السلام کی قوم ان سب نے بھی تو اپنے انبیاءؑ کی دعوت کا انکار ہی کیا تھا۔ مدین کے رہنے والوں نے یا موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا قبطیوں نے انکار کیا اور ان اقوام کو موقع بھی دیا گیا کہ سنبھل جائیں مگر جب کفر ہی پہ جمے رہے تو اللہ جل شانہٗ کی گرفت میں آگئے اور انھیں میری عظمت کے انکار کا مزہ چکھنا پڑا۔ کتنے ہی شہر ویران ہوئے جو ظالم اقوام کا مسکن تھے جو بڑے متکبّر اور طاقت ور تھے مگر اب اُن کا حال کیا ہے۔ ایسے برباد ہوئے کہ چھتیں پہلے گر گئیں اور اب دیواریں چھتوں پہ گر پڑی ہیں۔ کتنے کنویں تھے جو ان آبادیوں کے مکینوں نے بنائے جو اب ویران پڑے ہیں اور کتنے شاندار محلّات قلعے جن پر فنِ تعمیر کا پورا پورا زور دکھایا گیا اور گلکاری کی گئی۔ اب اس پر کائی جم رہی ہے۔ کیا آج کے مفکّر روئے زمین پر ان عبرت کے نشانوں کو نہیں دیکھ سکتے لیکن کاش ان کے پاس دل ہوتے جو سمجھنے کی اہلیت رکھنے والے ہوتے۔ گویا ذاتِ باری ہو

قلب، اس کی آنکھ کان اور کیفیات

یا صفاتِ باری ان کو جاننے اور معرفتِ الٰہی کے لیے قلب کی ضرورت ہے یہ جو گوشت کا لوتھڑا ہے اس کے اندر ایک لطیفہ ربانی ہے جو حقیقی قلب ہے اور جس میں عقل و شعور ہے۔ جو سُنتا ہے دیکھتا ہے ظاہر ہے تب ہی سمجھ سکتا ہے۔ کفر اور نافرمانی دل کی یہ استعداد ضائع کر دیتے ہیں تو انسان عظمتِ باری کو سمجھنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی لیے یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ کاش ان کے دل سمجھنے والے ہوتے کہ دماغ، بدن اور اس کی ضروریات کو سمجھنے کے لیے ہے اور روح اور اس کی ضروریات دل کا کام ہے تو کفار کے دل سمجھ سے عاری اور کان سننے سے محروم کہ

ظاہری کان عقل اور دماغ کے لیے سُنتے ہیں دل کے لیے کچھ سنائی نہیں دیتے۔ ان کی آنکھیں بھی تو نہیں۔ یہ ظاہری آنکھیں تو بےشک ہیں مگر ان کی دل کی آنکھیں اندھی ہیں۔ وہ دل جو سینوں میں دھڑکتا ہے اسی کی بات ہو رہی ہے تو گویا دل کی آنکھ اور اس کی بینائی دل کے کان اور ان کی شنوائی، دل کا شعور اور درد آشنائی یہی دین کی بنیاد اور اللہ کی عظمت کو جاننے کے ذرائع ہیں اور ان اوصاف کا حصول اور ایسے افراد کی تلاش جو یہ کام کر سکیں یہ سب ضروریاتِ دین میں سے ہیں اور اسی کا نام تصوف و سلوک ہے۔

دل کے اندھے پن کی مصیبت دیکھو یہ آپ سے کہتے ہیں کہ اگر عذاب ہی آنا ہے تو پھر جلدی لاؤ انہیں اللہ کے عذاب کی شدت کا بھی اندازہ نہیں۔ ان سے کہہ دیجیے کہ مت گھبراؤ اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہ کرے گا انھیں اگرچہ عرصہ لمبا لگتا ہے مگر عند اللہ یعنی آسمانی نظام میں تو دنیا پر ہزار سال کے برابر ایک دن ہے تو اس لحاظ سے اگر کوئی سو سال بھی جیا تو دن کا دسواں حصہ ہی جیا جیسا دنیا کے نظام کا سیکرٹریٹ تو بالائے آسمان ہے جہاں دن اتنے بڑے شمار ہوتے ہیں۔ اسی لیے فرماتے ہیں کہ عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے تو عمر کا کوئی فرق نہ ہوگا کہ اب تک دنیا پہ اگر دو ہزار برس بیت گئے تو جہاں وہ ہیں وہاں تو دو روز ہی گذرے ہیں بعض حضرات کے نزدیک ہزار سال کا ایک دن قیامت کا دن ہے۔ واللہ اعلم۔

اور انھیں یہ دیکھنا چاہیے کہ کتنی آبادیاں جرم کفر میں اُجڑ گئیں۔ کتنی اقوام تباہ و برباد ہو گئیں۔ کتنے سرکش لوگ تھے جو ظلم کرتے تھے پھر اللہ کی گرفت میں آکر چُور چُور ہو گئے اس لیے کہ انجام کار ہر ایک کو اللہ ہی کی بارگاہ کی طرف پلٹنا ہے۔

49. Say: O mankind! I am only a plain warner unto you.	(اے پیغمبر) کہہ دو کہ لوگو! میں تم کو کھلم کھلا نصیحت کرنے والا ہوں ﴿۴۹﴾	قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾
50. Those who believe and do good works, for them is pardon and a rich provision;	تو جو لوگ ایمان لائے اور کام نیک کیے ان کیلئے بخشش اور آبرو کی روزی ہے ﴿۵۰﴾	فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾
51. While those who strive to thwart Our revelations, such are rightful owners of the Fire.	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں میں (اپنے زعم باطل میں) ہمیں عاجز کرنے کیلئے سعی کی وہ اہلِ دوزخ ہیں ﴿۵۱﴾	وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾
52. Never sent We a messenger or a Prophet before thee but when He recited (the message) Satan proposed (opposition)	اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر (اس کا یہ حال تھا کہ) جب وہ کوئی آرزو کرتا تھا تو	وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى

أَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ
فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ
يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿52﴾
لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً
لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ
قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ
بَعِيْدٍ ﴿53﴾
وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ
قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿54﴾
وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ
مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿55﴾

شیطان اُس کی آرزو میں (وسوسہ) ڈال دیتا تھا
تو جو وسوسہ شیطان ڈالتا ہے خدا اُسکو دُور کر دیتا ہے پھر خدا اپنی
آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔ اور خدا علم والا اور حکمت والا ہے (۵۲)
غرض (اس سے) یہ ہے کہ جو وسوسہ شیطان ڈالتا ہے اسکو اُن
لوگوں کے لئے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل
سخت ہیں ذریعۂ آزمائش ٹھہرائے۔ بے شک ظالم
پرلے درجے کی مخالفت میں ہیں (۵۳)
اور یہ بھی غرض ہے کہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے وہ جان
لیں کہ وہ (یعنی وحی) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو وہ
اس پر ایمان لائیں اور اُنکے دل خدا کے آگے عاجزی کریں اور جو
لوگ ایمان لائے ہیں خدا اُنکو سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے (۵۴)
اور کافر لوگ ہمیشہ اس سے شک میں رہیں گے یہاں تک کہ قیامت
اُن پر ناگہاں آجائے یا ایک نامبارک دن کا عذاب اُن
پر آ واقع ہو (۵۵)

in respect of that which he recited thereof. But Allah abolisheth that which Satan proposeth. Then Allah establisheth His revelations. Allah is Knower, Wise;

53. That He may make that which the devil proposeth a temptation for those in whose hearts is a disease, and those whose hearts are hardened—Lo! the evil-doers are in open schism—

54. And that those who have been given knowledge may know that it is the truth from thy Lord, so that they may believe therein and their hearts may submit humbly unto Him. Lo! Allah verily is guiding those who believe unto a right path.

55. And those who disbelieve will not cease to be in doubt thereof until the Hour come upon them unawares, or there come unto them the doom of a disastrous day.

اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿56﴾
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿57﴾ ع

اس روز بادشاہی خدا ہی کی ہوگی۔ (اور) وہ ان میں
فیصلہ کر دے گا۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک
کرتے رہے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے (۵۶)
اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے
اُن کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا (۵۷)

56. The Sovereignty on that day will be Allah's. He will judge between them. Then those who believed and did good works will be in Gardens of Delight.

57. While those who disbelieved and denied Our revelations, for them will be a shameful doom.

اسرار و معارف

آپ فرما دیجیے کہ لوگو میرا منصب عالی یہ ہے کہ جس راہ پر تم چل رہے ہو یعنی کفر و نافرمانی اس کے انجام بد سے بروقت مطلع کر دوں اور بس عذاب لانا نہ میرا کام ہے نہ میں نے اس کا دعویٰ کیا ہے۔ ہاں جس راہ پر تم چل رہے ہو وہ عذاب ہی پہ پہنچتی ہے اور صرف وہ لوگ محفوظ رہیں گے جو ایمان لے آئے اور اللہ کی اطاعت اختیار کر لی انھیں اللہ کی بخشش بھی نصیب ہوگی اور بہترین نعمتیں بھی مگر جو بدبخت اپنی اصلاح کے بجائے اللہ

کے نبی کی بات کو جھٹلانے اور اللہ کے احکام کی تردید کرنے کی کوشش کرتے رہے وہ یقیناً دوزخ میں رہیں گے۔

نبی اور رسول

اور یہ کوئی نئی بات نہیں آپ سے پہلے بھی جتنے نبی اور رسول مبعوث ہوئے یہاں نبی اور رسول دو الگ الگ ارشاد فرمائے گئے کہ نبی بھی صاحبِ وحی ہوتا ہے مگر کسی پہلی نازل کردہ شریعت ہی پر عمل کرتا ہے اور رسول صاحبِ وحی صاحبِ شریعت ہوتا ہے یعنی ہر رسول نبی بھی ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ تو شیطان نے ان کے ارشادات میں غلط فہمی پیدا کرنے کے لیے اپنے اوہام ٹھونسنے کی کوشش کی لیکن شیطان کی بات نبی کے حوالے سے کبھی نہ چل سکی اور اللہ نے اسے مٹا دیا جبکہ نبی کے فرمودات جو دراصل ارشاداتِ الٰہی ہوتے تھے وہ باقی رہے۔ اللہ سب حال سے باخبر اور صاحبِ حکمت ہے۔ اس کی قدرتِ کاملہ ایسے امور کو قطعاً روک دیتی مگر ایسے لوگوں کے لیے جن کے قلوب بیمار ہیں اور سخت ہیں کہ کفر و شرک قلب

بیمار دل

کا شدید ترین مرض اور اللہ کی نافرمانی اس کی سختی کا سبب ہیں۔ اللہ نے ایسے اوہام کو وجہ ابتلا اور آزمائش کا سبب بنا دیا ہے اور ایسے ظالم ان شیطانی وسواس کو سہارا بنا کر مخالفت میں دور نکل گئے مگر جن خوش نصیبوں کو ایمان عطا ہوتا ہے انھیں یہ علم بھی نصیب ہو جاتا ہے کہ اللہ کے ارشادات جو اس کے نبی کی معرفت نصیب ہوتے ہیں وہ حق ہیں اور وہ ان پر ایمان لاتے ہیں نیز ان کے دلوں پر ان آیات کی برکت

مومن کا قلب کیفیات حاصل کرتا ہے

سے کیفیات وارد ہوتی ہیں جو معرفتِ الٰہی میں ترقی پیدا کرکے شوق اطاعت بڑھاتی چلی جاتی ہیں اور یوں اللہ کریم اہل ایمان کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشتا ہے یعنی ان کیفیات کو صراطِ مستقیم پر پورے ذوق سے چلنے کا باعث بنا دیتا ہے جبکہ انکار کرنے والے اور کفار اپنے آپ کو دھوکے میں ہی رکھتے ہیں تا آنکہ انھیں اچانک قیامت آ لے یا اللہ کے عذاب کی گرفت میں آ جائیں جس سے کفار کو بچنے کی کوئی راہ نہ ملے گی اور قیامت کو تو حکومت صرف اللہ کی ہوگی۔ کوئی عارضی طور پر بھی اپنی حکومت کا دعویٰ نہ کرے گا تو اللہ ان کے درمیان فیصلہ فرما دیں گے اور فیصلہ یہ ہوگا جو لوگ ایمان لائے اور اطاعت کی وہ جنت کے باغوں اور سبزہ زاروں میں داخل ہوں جبکہ کافر اور انکار کرنے والے بہت ہی ذلت کے عذاب سے دوچار ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں ہجرت کی پھر مارے

58. Those who fled their homes for the cause of Allah

قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

گئے یا مر گئے اُن کو خدا اچھی روزی دیگا۔ اور بیشک خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (۵۸)

and then were slain or died, Allah verily will provide for them a good provision. Lo! Allah, He verily is Best of all who make provision.

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

وہ اُن کو ایسے مقام میں داخل کریگا جسے وہ پسند کرینگے اور خدا تو جاننے والا (اور) بُردبار ہے (۵۹)

59. Assuredly He will cause them to enter by an entry that they will love. Lo! Allah verily is Knower, Indulgent.

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾

یہ (بات خدا کے ہاں ٹھہر چکی ہے) اور جو شخص (کسی کو) اتنی ہی ایذا دے جتنی ایذا اُسکو دی گئی پھر اُس شخص پر زیادتی کیجائے تو خدا اُسکی مدد کریگا۔ بیشک خدا معاف کرنیوالا (اور) بخشنے والا ہے (۶۰)

60. That (is so). And whoso hath retaliated with the like of that which he was made to suffer and then hath (again) been wronged, Allah will succour him. Lo! Allah verily is Mild, Forgiving.

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾

یہ اس لئے کہ خدا رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور خدا تو سننے والا دیکھنے والا ہے (۶۱)

61. That is because Allah maketh the night to pass into the day and maketh the day to pass into the night, and because Allah is Hearer, Seer.

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾

یہ اس لئے کہ خدا ہی برحق ہے اور جس چیز کو (کافر) خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور اس لئے کہ خدا رفیع الشان اور بڑا ہے (۶۲)

62. That is because Allah, He is the True, and that whereon they call instead of Him, it is the false, and because Allah, He is the High, the Great.

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾

کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا آسمان سے مینہ برساتا ہے تو زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے شک خدا مہربان اور خبردار ہے (۶۳)

63. Seest thou not how Allah sendeth down water from the sky and then the earth becometh green upon the morrow? Lo! Allah is Subtile, Aware.

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اُسی کا ہے۔ اور بیشک خدا بے نیاز اور قابل ستائش ہے (۶۴)

64. Unto Him belongeth all that is in the heavens and all that is in the earth. Lo! Allah, He verily is the Absolute, the Owner of Praise.

اسرار و معارف

صحابہ کرام رض سب سے پہلی مثال ہیں

کہ جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں قربانیاں دیں۔ گھر بار چھوڑ دیے مگر اللہ کی اطاعت نہ چھوڑی اس پر بھی کفار نے بس نہ کی اور ان پر جنگ مسلط کی حتیٰ کہ وہ اللہ کی راہ میں قتل ہو کر شہید ہوئے یا مسافری میں موت نے انھیں آلیا تو اگر آخرت ہی نہ ہو تو انھیں کیا ملا یقیناً آخرت بھی ہے اور ایسے لوگ نقصان میں بھی نہ رہیں گے اور اللہ انھیں ان گھروں سے بہترین گھر اور ان نعمتوں سے کروڑوں گنا بہترین نعمتیں یعنی جنت کی نعمتیں عطا فرمائے گا۔ بے شک اللہ کریم

ہی بہترین انعامات عطا کرنے والے ہیں۔ ان جیسا کوئی نہیں نہ ہو سکتا ہے۔ اللہ انھیں ایسی خوبصورت جگہ داخل فرمائے گا جو انھیں بھی بہت پسند آئے گی کہ اللہ ہر حال سے واقف بھی ہے اور اس کی ذات بہت حلیم بھی ہے۔ ہر کام کا نتیجہ اپنے وقت پر ظاہر ہوتا ہے اللہ کی راہ میں جن پر ظلم ہوتا ہے وہ بھی بدلہ چکا ہی دیتے ہیں۔ ایک وقت آجاتا ہے کہ وہ ظلم کا حساب لے لیتے ہیں اور اگر کفار پھر زیادتی کریں گے تو پھر بھی اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے کہ مومن کبھی اس کی مدد سے محروم نہیں رہتا بیشک اللہ تو بہت زیادہ معاف فرمانے والا اور بخشنے والا ہے۔ کافر ہی بدبخت ہے جو اس کی بخشش کی طرف نہیں بڑھتا۔

اور یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ ہی نظامِ کائنات کا چلانے والا ہے۔ اگر دن پر رات غالب آتی ہے تو پھر رات یہ دن کو بھی غالب کرتا ہے اگر نیکی کو مٹا کر بُرائی اپنا تسلط جماتی ہے تو وہ تسلط بھی ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ نیکی کا سورج بھی ضرور چمکے گا اور مومن غالب ہوں گے۔ اللہ کریم کو کسی سے پتہ کرنے کی حاجت نہیں وہ ہر بات کو سُنتا اور ہر شے کو دیکھتا ہے اس لیے کہ وہی حق ہے۔ الوہیت اسی کو زیبا ہے۔ کفار اللہ کے علاوہ جن کو پوجتے ہیں یہ سب باطل ہے جس طرح اس کے بنائے ہوئے شب و روز کے نظام میں کوئی مخلوق حارج یا دخیل نہیں ایسے ہی کسی معاملے میں بھی کوئی اس کی قدرت کاملہ کو روک نہیں سکتا اور وہی سب سے بڑا اور سب پر حکمران ہے سب سے اوپر ہے انسان یہ تو دیکھتا ہے جب اللہ چاہتا ہے تو بلندیوں سے پانی برساتا ہے سمندروں سے اٹھا کر زمین کو سیراب کرنے کے لیے اسے کہاں لے گیا پھر بارش برسا کر ساری زمین کو سبزے کی چادر اوڑھا دیتا ہے۔ بیشک اللہ ہر باریک سے باریک تر بات اور شے سے آگاہ ہے جیسے زمین کبھی ہمیشہ بے آباد نہیں رہتی ایسے ہی انسانی قلوب بھی ہمیشہ ویران نہیں رہے۔ وہ ان کی ضرورت سے بھی واقف ہے اور ارض و سماء میں جو کچھ بھی ہے اسی کا تو ہے بھلا اور کون ان کی خبر رکھے گا اور یہ اسی کی شان ہے کہ سب اس کے محتاج اور وہ سب سے بے نیاز ہے غرض سارے کمال اور سب خوبیاں اُسی کو زیبا ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جتنی چیزیں زمین میں ہیں سب اللہ نے تمہارے زیر فرمان کر رکھی ہیں۔ اور کشتیاں (بھی) جو اسی کے حکم سے دریا میں چلتی ہیں۔ اور وہ آسمان کو تھامے رہتا ہے

65. Hast thou not seen how Allah hath made all that is in the earth subservient unto you? And the ship runneth upon the sea by His command, and He

عَلَى الْأَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾

کہ زمین پر (نہ) گر پڑے مگر اُس کے حکم سے۔ بیشک خدا
لوگوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے ﴿٦٥﴾

holdeth back the heaven from falling on the earth unless by His leave. Lo! Allah is, for mankind, Full of Pity, Merciful.

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَحْیَاكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ
یُحْیِیْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾

اور وہی تو ہے جس نے تمکو حیات بخشی۔ پھر تم کو مارتا ہے پھر
تمہیں زندہ بھی کریگا۔ اور انسان تو بڑا ناشکرا ہے ﴿٦٦﴾

66. And He it is Who gave you life, then He will cause you to die, and then will give you life (again). Lo! man is verily an ingrate.

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ
فَلَا یُنَازِعُنَّكَ فِی الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰی
رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰی هُدًی مُّسْتَقِیْمٍ ﴿٦٧﴾

ہم نے ہر ایک اُمت کے لئے ایک شریعت مقرر کر دی ہے جس
پر وہ چلتے ہیں تو یہ لوگ تم سے اس امر میں جھگڑا نہ کریں اور تم (لوگوں کو)
اپنے پروردگار کی طرف بلاتے رہو بیشک تم سیدھے رستے پر ہو ﴿٦٧﴾

67. Unto each nation have We given sacred rites which they are to perform; so let them not dispute with thee of the matter, but summon thou unto thy Lord. Lo! thou indeed followest right guidance.

وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور اگر یہ تم سے جھگڑا کریں تو کہہ دو کہ جو عمل تم کرتے ہو خدا
اُن سے خوب واقف ہے ﴿٦٨﴾

68. And if they wrangle with thee, say: Allah is best aware of what ye do.

اَللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا
كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾

جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو خدا تم میں قیامت
کے روز اُن کا فیصلہ کر دے گا ﴿٦٩﴾

69. Allah will judge between you on the Day of Resurrection concerning that wherein ye used to differ.

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِیْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ
ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿٧٠﴾

کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے خدا
اس کو جانتا ہے۔ یہ (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔
بیشک یہ سب خدا کو آسان ہے ﴿٧٠﴾

70. Hast thou not known that Allah knoweth all that is in the heaven and the earth? Lo! it is in a record. Lo! that is easy for Allah.

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ
بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَیْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ
وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ﴿٧١﴾

اور یہ لوگ خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جنکی اُس
نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور نہ انکے پاس اسکی کوئی دلیل ہے
اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا ﴿٧١﴾

71. And they worship instead of Allah that for which no warrant hath been revealed unto them, and that whereof they have no knowledge. For evil-doers there is no helper.

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ
تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا
الْمُنْكَرَ ؕ یَكَادُوْنَ یَسْطُوْنَ بِالَّذِیْنَ
یَتْلُوْنَ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ
بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ
ع الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿٧٢﴾

اور جب اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اُن
کی شکل بگڑ جاتی ہے اور تم انکے چہروں میں صاف طور پر ناخوشی
کے آثار دیکھتے ہو۔ قریب ہوتے ہیں کہ جو لوگ انکو ہماری
آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اُن پر حملہ کر دیں کہہ دو کہ میں تمکو اس
سے بھی بُری چیز بتاؤں؟ وہ دوزخ کی آگ ہے جسکا خدا نے
کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے ﴿٧٢﴾

72. And when Our revelations are recited unto them, thou knowest the denial in the faces of those who disbelieve; they all but attack those who recite Our revelations unto them. Say: Shall I proclaim unto you worse than that? The Fire! Allah hath promised it for those who disbelieve. A hapless journey's end!

اسرار و معارف

انسان یہ بھی دیکھ رہا ہے کہ اللہ نے روئے زمین کی ہر شے کو اس کی خدمت پہ لگا دیا اور مختلف اشیاء

جدید ٹکنیک کا علم ضروری ہے

کے بارے علم حاصل کر کے ان سے بے شمار خدمات لیتا ہے گویا جدید سے جدید تر ٹیکنالوجی بندہ مومن کا حق ہے اور اسے حاصل کرنا اہلِ ایمان کی ذمہ داری ہے نیز یہ متعلق انسان کے لیے ہے اس لیے کافر بھی حاصل کر سکتا ہے اور اللہ ہی کی قدرت سے انسانی سفینے سطح سمندر پہ تیرتے ہیں۔ انسانی عقل اور علوم بھی تو اسی کی عطا ہیں اور پھر ایسے امور بھی تو ہیں جن میں انسانی علم یا عقل کو دخل نہیں مگر وہ سب چیزیں بھی اس کی خدمت پہ لگی ہیں جیسے سورج چاند ستارے ہوائیں اور خود آسمان جو صرف اللہ کی قدرت سے کھڑا ہے اور اس میں انسانی دخل نہیں مگر وہ گرتا نہیں نہ یہ نظام تباہ ہوتا ہے۔ ہاں مگر جب اللہ چاہے تو سب کچھ ہو بھی سکتا ہے لہٰذا یہ نظام بھی خاتمے کو پہنچے گا یہاں دوام کسی شے کے لیے نہیں۔ قدرت باری تو سب کے سامنے ہے کہ روزانہ لاکھوں انسان پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں کہیں انسانی کاوش پیدائش روکنے سے بے بس ہے تو کہیں موت ٹالنے سے عاجز۔ لہٰذا وہ جو تمہیں زندگی دیتا ہے تو موت کا مزہ بھی چکھاتا ہے موت کے بعد پھر زندہ کرے گا اور تمام امور کے نتائج سامنے آجائیں گے کہ اس کی عظمت کا انکار کر کے انسان بہت بڑی ناشکر گزاری کر رہا ہے۔

احکام شرعی کے بارے اس طرح جھگڑنا کہ پہلی شریعت میں تو ایسا تھا ہرگز درست نہیں کہ ہر قوم اور ہر اُمت کو اپنی اپنی شریعت اور طریقِ کار اپنے اپنے وقت کے لیے عطا کیا گیا۔ عقائد سب میں ایک تھے مگر اعمال ہر قوم کی علمی عقلی استعداد اور اس عہد کے حالات کے مطابق تھے لہٰذا کسی کو گذشتہ شریعتوں کے احکام کا آپ کی شریعت سے موازنہ کرنے کی ضرورت نہیں وہ اپنے وقت میں حق تھیں اب آپ کی شریعت حق ہے اور پہلی سب کالعدم لہٰذا اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو آپ اسے کوئی اہمیت نہ دیں اور اپنے پروردگار کی طرف بلانے کا کام جاری رکھیں۔ اس لیے کہ یقیناً آپ سیدھی راہ پر ہیں جو عقل سلیم بھی تسلیم کرتی ہے اگر پھر بھی جھگڑا ہی کریں تو کہہ دیجیے کہ اللہ تمہارے کردار سے واقف ہے اور اللہ کریم ہی روزِ حشر تمہارے ان جھگڑوں کا فیصلہ فرمائے گا اور تمہارے سب اختلافات طے فرما دے گا۔ انسان خوب سمجھتا ہے کہ آسمانوں اور زمینوں کی ہر شے اور ہر بات سے اللہ باخبر ہے۔ اللہ کا علم تو لامحدود ہے یہ سب تو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور ان کا سارا کردار نامہ اعمال میں بھی موجود ہے اور یقیناً یہ سب جاننا بھی اور فیصلہ کرنا بھی اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں۔

یہ بدبخت تو اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کی عبادت پہ لگے ہیں جس کی کوئی عملی دلیل ہے نہ عقلی نہ کسی بھی کتاب میں اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت کا حکم دیا گیا اور نہ عقلی طور پر یہ بات قابلِ قبول ہے کہ مخلوق مخلوق ہی کو پوجنا شروع کر دے ۔ ایسے ظالموں پر جب اللہ کی گرفت پڑے گی تو کوئی ان کی مدد نہ کر سکے گا ۔ یہ حق سے اس قدر دُور اور بیزار ہیں کہ جب انھیں ہمارے احکام جو مدلل ہیں اور علمی طور پہ بھی ان پہ دلائل موجود عقلاً بھی درست سُنائے جاتے ہیں تو ان کے چہرے بدل جاتے اور انہیں سخت ناگوار گذرتا ہے حتّٰی کہ انہیں یوں غصہ آتا ہے جیسے اللہ کا حکم سنانے والے بندے پر حملہ کر بیٹھیں ۔ انھیں فرما دیجیے کہ تمھارے لیے تو اس سے بھی بہت زیادہ ناپسندیدہ خبر ہے ۔ سننا چاہتے ہو تو وہ آگ ہے اور جہنّم ہے جو بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥٓ ۚ
إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ
لَن يَخْلُقُوا۟ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجْتَمَعُوا۟ لَهُۥ ۖ وَإِن
يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ
مِنْهُ ۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾
مَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ
لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿٧٤﴾
ٱللَّهُ يَصْطَفِى مِنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَ
مِنَ ٱلنَّاسِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿٧٥﴾
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ
وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ﴿٧٦﴾
يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱرْكَعُوا۟ وَٱسْجُدُوا۟ وَ
ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمْ وَٱفْعَلُوا۟ ٱلْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ۩ ﴿٧٧﴾
وَجَٰهِدُوا۟ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ
مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ
مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ
شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ

السجدة عند الامام الشافعی

لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو کہ جن
لوگوں کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں
بنا سکتے. اگرچہ اس کے لئے سب مجتمع ہو جائیں اور اگر ان
سے مکھی کوئی چیز چھین لے جائے تو اسے اس سے چھڑا نہیں سکتے
طالب اور مطلوب (یعنی عابد اور معبود دونوں) گئے گزرے ہیں ﴿٧٣﴾
ان لوگوں نے خدا کی قدر جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کی۔ کچھ
شک نہیں کہ خدا زبردست (اور) غالب ہے ﴿٧٤﴾
خدا فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے منتخب کر لیتا ہے
اور انسانوں میں سے بھی۔ بیشک خدا سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے ﴿٧٥﴾
جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے وہ اس سے واقف ہے۔
اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے ﴿٧٦﴾
مومنو! رکوع کرتے اور سجدے کرتے اور اپنے پروردگار
کی عبادت کرتے رہو اور نیک کام کرو تاکہ
فلاح پاؤ ﴿٧٧﴾
اور خدا (کی راہ) میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس
نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی۔
(اور تمہارے لئے) تمہارے باپ ابراہیم کا دین (پسند کیا) اسی نے پہلے (یعنی پہلی
کتابوں میں) تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس کتاب میں بھی (وہی نام رکھا ہے)
تو جہاد کرو تاکہ پیغمبر تمہارے بارے میں شاہد ہوں اور تم لوگوں کے مقابلے

73. O mankind ! A similitude is coined, so pay ye heed to it: Lo ! those on whom ye call beside Allah will never create a fly though they combine together for the purpose. And if the fly took something from them, they could not rescue it from him. So weak are (both) the seeker and the sought !

74. They measure not Allah His rightful measure. Lo ! Allah is Strong, Almighty.

75. Allah chooseth from the angels messengers, and (also) from mankind. Lo ! Allah is Hearer, Seer.

76. He knoweth all that is before them and all that is behind them, and unto Allah all things are returned.

77. O, ye who believe! Bow down and prostrate yourselves, and worship your Lord, and do good, that haply ye may prosper.

78. And strive for Allah with the endeavour which is His right. He hath chosen you and hath not laid upon you in religion any hardship; the faith of your father Abraham (is yours). He hath named you Muslims[7] of old time and in this (Scripture), that the messenger may be a witness against you, and that ye may be witnesses against mankind. So establish worship, pay the poor-due, and

hold fast to Allah. He is your Protecting Friend. A blessed Patron and a blessed Helper !

فَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰہِ ؕ ہُوَ مَوۡلٰىکُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ ﴿۷۸﴾ ع

میں شامل ہو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور خدا کے دین کی رسی کو پکڑے رہو۔ وہی تمہارا دوست ہے اور خوب دوست اور خوب مددگار ہے ﴿۷۸﴾

اسرار و معارف

لوگو ذرا اس بات پر غور کرو اور اچھی طرح سوچو کہ اللہ کے علاوہ جس جس کی پوجا کی جاتی ہے اگر وہ سب معبودانِ باطلہ اکٹھے ہو کر بھی کوشش کریں تو ایک مکھی جیسی حقیر مخلوق بھی بنا نہیں سکتے۔ نہ صرف یہ بلکہ ان پر جو چڑھاوے چڑھاتے ہو ان کے سامنے پڑی ہوئی اشیاء کو مکھی کھاتی رہتی ہے وہ تو مکھی اڑا بھی نہیں سکتے کہ اپنی شے کو اس سے بچالیں بھلا وہ تمہاری کیا مدد کریں گے۔ کتنے حقیر ہیں ان سے مانگنے والے اور کس قدر بے بس یہ تمہارے مطلوب و معبود بنے ہوئے ہیں۔ افسوس کہ تم نے اللہ کی عظمت کو نہ جانا اور اس کی قدر نہ کر سکے لیکن اے کفار تمہارے نہ ماننے سے اس کی عظمت میں کوئی فرق تو نہ آجائے گا وہ تو بہت بڑا طاقت والا اور ہر شے پہ غالب ہے۔

وہ اپنا رسول بھی اپنی پسند سے چنتا ہے۔ فرشتوں میں سے اپنی مرضی سے چن کر وحی لے جانے پہ مقرر فرمایا ایسے ہی انسانوں میں سے جسے چاہتا ہے اس نعمت کے لیے منتخب فرما لیتا ہے کفار کا یہ اعتراض کہ رسول کوئی بہت امیر ہونا چاہیے تھا یا فلاں بڑے قبیلے کا یا کوئی بڑا سردار وغیرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا کہ اللہ اپنے کام کے لیے اپنی مرضی سے جسے چاہے چن لیتا ہے اور اُسے کسی کے مشورے کی ضرورت نہیں۔ وہ خود ہر بات سنتا ہے اور ہر شے کو دیکھتا ہے لہٰذا منکرین کی پرواہ نہ کرو بلکہ اے ایمان والو تم پہ تو اس کی خاص عنایت ہے لہٰذا تم خوب خوب اس کی عبادت کرو کہ وہ تمہارا پروردگار ہے۔ ہر شے وہی دے رہا ہے اور اسی سے آئندہ

عبادت سے توفیق عمل نصیب ہوتی ہے

بھی ملنے کی اُمید ہے نیز عبادت ہی سے نیک اعمال اور خوبصورت کردار کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور عبادات و کردار مل کر فلاح اور بھلائی کا سبب بنتے ہیں لہٰذا نہ عبادات میں

سستی کرنی چاہیے اور نہ میدانِ عمل میں۔

عہدِ حاضر کی بدقسمتی

عہدِ حاضر کی بدنصیبی یہ ہے کہ جو مسلمان عبادت وریاضت میں لگے بس صرف اسی طرف کے ہو رہے اور سمجھا کہ یہی اصلِ دین ہے اور جو دوسرے میدانِ عمل میں پہنچے تو واپس عبادت کی طرف نہ پلٹے اور وہیں کے ہو رہے حتیٰ کہ عبادات کو فضول سمجھنے لگے۔ یہ دونوں صورتیں درست نہیں۔ حق یہ ہے کہ مسلمان عبادات میں اور علمِ دین کے حصول میں بھی محنت کرے اور جدید علوم اور میدانِ عمل میں بھی محنت کا حق ادا کرے کہ مسلمان تو مجاہد ہے لہٰذا اسے اللہ کی راہ میں پورا پورا جہاد کرنا ہے فرمایا اللہ کی راہ میں ایسا جہاد کرو، اتنی محنت کرو کہ محنت کرنے کا حق ادا ہو جائے اور مثال قائم ہو جائے اس۔ لیے کہ اس کا تم پر احسانِ عظیم ہے کہ تمہیں بحیثیت قوم اور امت اپنے لیے چن لیا ہے اور ادیانِ سابقہ کے برخلاف تمہارے دین میں کوئی بھی ایسا حکم نہیں جو زیادہ مشکل یا تکلیف دہ ہو بلکہ زندگی کے معمولات ہی کو ایک خوبصورت ضابطے میں سجا کر اللہ کی اطاعت سے مشرف کر دیا جبکہ عملاً وہ اور آسان ہو گئے پھر تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت بھی تو ہو کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطے سے وہ ساری امت کے بھی تو باپ ہیں اور تم ہی وہ ملت اور امت ہو جس کے لیے انہوں نے دعا کی تھی اور اپنی اس دعا میں تمہیں مسلمان کا نام دیا تھا جیسے ارشاد ہے وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ۔

چنانچہ اللہ نے تم پر اپنے عظیم الشان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ رکھا کہ اس کے واسطے سے تم اللہ کی اطاعت کرتے ہو اور اس کی ذات اس بات کی گواہ ہے کہ تمہارا کون سا عمل نیکی اور اللہ کی اطاعت ہے اور دوسری تمام امتوں پر تم گواہ ہو کہ جب روزِ حشر کفار انکار کریں گے کہ ہمیں تو انبیاء نے بتایا ہی کچھ نہ تھا تو تم گواہی دو گے کہ اے اللہ تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا اور کفار ہی جھوٹے ہیں اور دیکھو تمہاری گواہی پر لوگوں کی نجات یا گرفت کا مدار رکھا ہے تو کیا تمہیں زیب دیتا ہے کہ خود ہی اطاعت نہ کرو ہرگز نہیں۔ لہٰذا عبادات میں بھی بہت محنت کرو اور میدانِ عمل میں بھی اللہ کی ذات سے وابستہ رہو اور سب امیدیں اسی سے رکھو کہ وہی تمہارا مالک ہے اور کیا ہی خوب مالک ہے۔ سبحان اللہ کہ ہر طرح کی مدد ہر آن کرنے پہ قادر ہے۔